

کتابخانه

یعنی

شناختنامه

تصنیف مولانا عصامی

تفصیح

پاکستان مسلم لیگ ق، ایف ایم ایف پی ایچ، ممبئی (انڈیا)

پاکستان مسلم لیگ ق، ایف ایم ایف پی ایچ، ممبئی (انڈیا)

پاکستان مسلم لیگ ق، ایف ایم ایف پی ایچ، ممبئی (انڈیا)

فتح السلاطین

یعنی

شہنشاہ نامہ مہند

تصنیف مولانا عصامیؒ

بتصحیح

ڈاکٹر آغا محمدی حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (لندن)

ڈی لیٹ (پیرس) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن)

آگرہ کالج۔ آگرہ

السُّلْطَانُ الْهِنْدُ مَدْرَسَاهُ بِنِ تَغْلِقِ

مصنفہ ڈاکٹر اعجاز محمد حسنین اکیم ایس پی۔ ایچ پی ڈی ٹی ایس ایس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) تقریباً کتاب از قلم حقیقت کے قلم العجائب مستطاب مولوی عبداللہ العماوی دہلی کا تہم عم فریدونہم

رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

قرن ماہیہ کہ تا یک سنگ علی ز آفتاب لعل گرد دور بدخشاں یا عقیق اندرین

شاعر کا تخیل درست ہو یا نہ ہو مگر واقعات کی دنیا میں اس حد تک تو بھر حال درست ہو کہ ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کا اندر جو کاوشیں کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی ایک کتاب (محمد شاہ بن تغلق) ہے جسے حقیقت میں کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فاتحہ الباب کہہ سکتے ہیں ہندوستانی اکادمی الہ آباد کے حسن اہتمام نے اسکی اشاعت سے اہل نظر کے سامنے بحث و تدقیق کا ایک وسیع میدان پیش کر دیا ہے جس میں فاضل مولف کی حقیقت شناسی ہر جگہ پیش پیش ہے۔

ہندوستان اور خصوصاً اردو زبان کو ایسی پر مغز کتاب صدیوں کے بعد نصیب ہوئی ہے اور میری خواہش

ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی مجلس نصاب تاریخ اس جانب متوجہ ہو۔

عبداللہ العماوی۔ رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی
۸ رجب ۱۳۵۲ھ

دیباچہ

سلسلہ کے دوران میں جبکہ میں لندن یونیورسٹی میں سلطان محمد بن تغلق پر تیسری مرتبہ
 کر رہا تھا مجھے انڈیا آفس کے قلمی نسخوں کی فہرست میں فتوح السلاطین کے ایک نسخہ کا ذکر ملا جسے
 میں نے فوراً حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ دو سال پہلے سے وہ نسخہ مدراس
 یونیورسٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے انڈیا آفس کے لائبریرین ڈاکٹر ایچ۔ این۔ رینڈل صاحب
 (Dr. H.N. Randle) سے درخواست کی کہ اسے واپس منگائیں۔ میری درخواست
 پر انہوں نے واپس منگایا بھی لیکن یہ نسخہ مدراس سے اس وقت آیا جب کہ میں اپنا مقالہ
 ختم کر چکا تھا۔ اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا تھا۔ مگر
 اسی وقت سے میں نے فتوح السلاطین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس کا بہت سا
 مضمون منید اور ضروری سمجھ کر اپنے مقالہ میں شامل کر دیا جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اس
 وقت مجھے اس نسخہ کے شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ پہلے میں نے انڈیا آفس سے اجازت
 حاصل کی اور پھر ای غرض سے اس نسخہ کی عکسی تصویر لی۔ وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تو
 میں نے درخواست کی کہ یہ نسخہ کچھ عرصہ کے لئے آگرہ کالج بھیج دیا جائے جہاں میں اطمینان
 سے اس کا ترجمہ کر سکوں۔ اور اس کتاب کو شائع بھی کر دوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف
 نے میری درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے میں نے آگرہ کالج میں بدستور
 اپنا کام شروع کیا، اور اپنی فرصت کے اوقات کو فتوح السلاطین کے مطالعہ میں
 صرف کرنا رہا۔ ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت کے بعد اس قلمی نسخہ کو میں نے اشاعت کے
 قابل بنایا ہے اور اب یہ ناظرین کی نظر سے ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔
 میرے نزدیک اس نسخہ کی ایسی اہمیت ہے کہ اگر اسے ہندوستان کا شاہنامہ کہا جائے
 تو بیجا نہ ہوگا۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن تغلق تک کے تاریخی حالات درج
 ہیں۔ دکن کے حالات بھی ہیں۔ خصوصاً علاؤ الدین حسن کانگوبھٹی کے۔ واقعہ نگاری

میں جا بجا مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن عہد اور رخ گوئی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ سلطان محمد کے عہد کی تاریخ میں طنز اور سوجو بہت ہے۔

تاریخ نویسی اور شاعری کے لحاظ سے عصامی کو اگر ہندوستان کا فرد ہی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے کلام میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ ایسا دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا دونوں محو ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ لیکچر کے دوران میں عصامی کے اشعار سحر بیانی کا کام دیتے ہیں۔ طالب علم بڑے شوق سے سنتے ہیں اور اس طریقہ سے تاریخی واقعات بہت جلد ان کے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ایک اور خوبی یہ ہے کہ واقعات کا تسلسل عصامی نے بڑی ہوشیاری سے کیا ہے، اور برابر قائم رکھا ہے۔ ایک مضمون کو ایک جگہ بیان کرنے کے بعد شاعر بھول بھی نہیں جاتا۔ اور ضرورت کے وقت پھر اسی کی طرف اعادہ کرتا ہے۔ اور جہاں سے سلسلہ بیان چھوڑا تھا وہیں سے پھر اسے شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ اختتام کو پہنچا دیتا ہے۔ عصامی کی زبان میں طلاقت ہے۔ اس کی قلم میں روانی اور کلام میں اثر ہے۔ اس کے خیالات سلجھے ہوئے ہیں۔ اور تاریخ نویسی کا اس کو لگہ ہے۔ واقعات کی صحیح تاریخیں مسلسل دیتا چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ عصامی کا شاہنامہ سینکڑوں برس کے گزرے ہوئے واقعات میں جان ڈال دیتا ہے اور مرے ہوئے بادشاہوں شہسواروں اور امیروں کو حیات تازہ بخشتا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور ایک خوبی یہ ہے کہ ہر بیان کے آخر میں عصامی کچھ نپوند نصیحت کرتا ہے۔ یہ نصیحت کمال درجہ موثر ہے۔ بس پڑھنے ہی سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

تاریخ نویسی میں عصامی کا مقابلہ حسن نظامی صاحب تاج الما شر سے اور منہاج ابن سران صاحب طبقات ناصری سے کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا بعض اعتبار سے اس کا پڑ بڑ بھی جائے گا شاید عصامی کی سنہری مثال کو دیکھ کر ہی جلال الدین حمزہ آندی کو خاندان بہمنی کی منظوم تاریخ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ تاریخ جو بہمن نامہ کے نام سے مشہور ہے فتوح السلاطین کو ایک صدی سے زیادہ گزر جانے کے بعد نویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اگرچہ زلزلے اور سلسلے کے لحاظ سے اس کا مرتبہ ان کے بعد ہے (عصامی کے بعد

ضیاء الدین برنی کا دور ہے۔ برنی کی تاریخ فیروز شاہی عصامی کی فتوح السلاطین کے سات یا آٹھ سال بعد لکھی گئی۔

میرا خیال ہے کہ بہت سے مورخوں نے مثلاً تاریخ برہان ماثر کے مصنف علی بن عزیز طباطبائی نے عصامی کی نایاب تصنیف فتوح السلاطین سے فائدہ تو اٹھایا لیکن اعتراف نہیں کیا۔ اس وجہ سے نہ عصامی کا نام مشہور ہوا اور نہ فتوح السلاطین کا۔ خدا بھلا کرے نظام الدین احمد غنوی اور محمد قاسم فرشتہ کا کہ انہوں نے عصامی کی فتوح السلاطین کا ذکر کر دیا۔ اور اس کا ماخذ جو تسلیم کر لیا۔ لیکن تاریخ ہند میں جہاں امیر خسرو کا نام تاقیامت زندہ رہے گا وہاں عصامی کا نام بھی نا ابد باقی رہنے کے قابل ہے۔ اگر فرودوسی کا شاہنامہ اور نظامی گنجی کا خسہ یادگار کے قابل ہیں تو عصامی کی فتوح السلاطین بھی قابل ذکر ہے۔ اور سنخوری میں عصامی کا مرتبہ فرودوسی، نظامی اور سعدی کے برابر ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ادھر تو دنیا عصامی کو قبول گئی اور ادھر کپڑوں نے فتوح السلاطین کے نسخہ پر اپنا تسلط کر لیا۔ بھلا ہوا انڈیا آفس کے قابل لائبریرین (De. H. N. Randle) کا کہ انہوں نے فتوح السلاطین کے اس نسخہ کی حفاظت کی۔ تاہم وہ جا بجا سے کرم خرید رہے، اور بہت الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ بعض ورق بھی نہیں ملتے۔ اور بعض جگہ تسلسل بندار و تقریباً ۳۶۹ شعر بالکل ہی جاتے رہے۔ عصامی نے ۱۲۰۰ شعر لکھے تھے۔ لیکن انڈیا آفس کے نسخہ میں تو مجھے ۱۱۵۲۳ ہی ملے۔ کاتب نے بھی غلطیاں کی ہیں، جنہیں میں نے حتی الامکان درست کر دیا ہے۔

فتوح السلاطین کے مصنف کا نام معلوم نہیں بس اتنا ظاہر ہے کہ عصامی ایک تخلص تھا اور خاندانی نام تھا۔ خزینہ گنج الہی کی بنا پر جس میں اسٹوپوں ٹوپوں اور دسویں صدی کے شعر کا تذکرہ ہے اس کا نام خواجہ عبد ملک عصامی لکھا گیا ہے۔ عصامی کا بیان ہے کہ میرا ایک بزرگ فخر ملک عصامی بغداد کا وزیر تھا اور بڑے پایہ کا

۱۰ انڈیا آفس کے قاری قلمی نسخوں کی فہرست ملاحظہ ہو۔

بزرگ تھا۔ چند وجوہ سے اس نے بغداد سے کنارہ کر کے ہندوستان کا رخ کیا۔
یہ شخص ملتان میں آکر مقیم ہوا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بعض تو ملتان میں رہے
اور بعض اس کے ہمراہ دہلی چلے گئے۔ دہلی میں اس وقت سلطان شمس الدین
التمش کا دور تھا۔ جس نے فخر ملک عصامی کا استقبال کیا اور اپنا
وزیر بنالیا۔ فتوح السلاطین کا مصنف جو بعد میں عصامی کے نام سے مشہور
ہوا اسی عصامی کی نسل سے تھا۔ اس فخر ملک عصامی کا بیٹا صدر الدین
(صدر الکرام) سلطان ناصر الدین بن التمش (۱۲۶۶-۱۲۴۱ء) کے زمانے
میں وکیل مقرر ہوا۔ صدر الکرام کا بیٹا عز الدین یا عز الدین سلطان ملبن
کے زمانہ میں سر لشکر مقرر ہوا۔ یہ ہمارے عصامی کا دادا تھا۔ اس کی عمر
۱۳۲۶ء میں ۹۰ برس کی تھی۔ اسی کو سلطان محمد نے جبراً دہلی سے دولت آباد
رواند کیا تھا۔ اس وقت عصامی کی عمر سولہ سال کی تھی اور اسے مجبوراً اپنے دادا
کے ساتھ دہلی سے دولت آباد جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی پیدائش
۱۳۱۱ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر چالیس برس کی عمر تک عصامی
دکن میں رہا۔ اور یہاں وہ سلطان محمد کے عہد کی بغاوتوں کا مشاہدہ کرتا رہا
سلطان کی باتیں اسے بہت ہی تلخ گذرتی تھیں، اور اسے وہ ظالم سمجھتا
تھا۔ اس کے ظلم بہتے بہتے اور اس کی زیادتیاں دیکھتے دیکھتے اس کا دل پک
گیا تھا اور ایسی افکاروں میں مبتلا ہوا کہ اس کے سر کے بال قبل از وقت سفید
ہو گئے، اور اس نے ہندوستان کو چھوڑ دینے کا اور مکہ معظمہ جانے کا مصمم
ارادہ کر لیا۔ اس وقت تک عصامی کی شادی نہ ہوئی تھی، اور نہ اب وہ
شادی کرنا ہی چاہتا تھا۔ ایسی صورت میں اولاد کی کوئی امید نہ تھی۔
لیکن وہ چاہتا تھا کہ کتاب کی صورت میں اپنی ایک یادگار چھوڑ جائے۔ اسی
غرض سے اس نے فتوح السلاطین لکھی۔ جسے پانچ مہینے اور نو دن کی مسلسل
محنت کے بعد پورا کیا۔ ۱۰ دسمبر ۱۳۲۹ء میں لکھنا شروع کیا تھا۔

۱۲ مئی ۱۹۳۵ء میں ختم کیا۔

فتوح السلاطین سے پہلے عصامی نے چند کتابیں لکھی تھیں لیکن ان کی کسی نے قدر نہیں کی اور وہ بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ اپنی تصنیفات کے ضائع ہو جانے کے سبب عصامی بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ پست ہو گیا تھا۔ وہ کسی اہل کمال کا متلاشی تھا۔ جو اس کا مرتبی بن جائے، اور جس کے سایہ میں وہ تصنیف کا بڑا کام انجام دے سکے۔ بچا رہ بڑی کشمکش اور پریشانیوں میں مبتلا تھا۔ اسی گفت میں اسے ایک مدت گزر گئی۔ آخر ایک روز ایک قاصد نمودار ہوا۔ جس نے عصامی کو یہ خوش خبری سنائی۔ ”عصامی! تیری گفتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ دولت آباد کے قاضی نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔ عصامی نے بہت بے چینی کے ساتھ قاضی کا نام دریافت کیا۔ قاصد نے کہا کہ ”اس قاضی کا نام ہاؤالدین ہے۔ اور سلطان علاؤالدین بہمنی نے اس کو حاجب کا خطاب دے رکھا ہے۔ قاضی فقیر دوست ہے اور اہل علم کا قدر دان ہے۔ خود بھی نظم و نثر میں دخل رکھتا ہے۔“ یہ سُن کر عصامی بہت خوش ہوا۔ اور امیدواروں کی طرح قاضی کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ عصامی کو آتے دیکھ کر قاضی تعظیماً چند قدم آگے بڑھا۔ اور عصامی کو لے جا کر صدر میں بٹھایا۔ اور بہت خاطر مدارات کی۔ گفت گو شروع ہوئی۔ موقع کو غنیمت جان کر عصامی نے اپنے اشعار سنانے شروع کئے۔ قاضی عصامی کے اشعار سے مغلوظ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ”تم جیسے شخص کو بادشاہ کے دربار کی زینت بننا چاہئے۔“ یہ کہہ کر وہ عصامی کو سلطان علاؤالدین بہمنی کے دربار میں لے گیا۔ بادشاہ نے عصامی کی قدر کی۔ اور اسے ہندوستان کے بادشاہوں کی منظوم تاریخ لکھنے پر مامور کیا۔ تاریخ کی اس کتاب کا نام فتوح السلاطین رکھا گیا۔ یہی عصامی کی آخری تصنیف ہے جو فارت گری سے بچ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے سلطان علاؤالدین بہمنی کی سرپرستی

میں تیار کیا گیا تھا جو سلطان محمد سے باغی ہو کر دکن میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔ اس کا مفصل حال میری کتاب "سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق" میں درج ہے۔ فتوح السلاطین ختم ہو گئی تو عصامی نے مکہ معظمہ کی راہ لی۔ اور پھر کسی ہندوستان کا رخ نہیں کیا۔

فتوح السلاطین میں کیا کیا ہے؟ اور سلطان محمد کے حالات پر اس کے ذریعہ کتنی روشنی پڑتی ہے؟ یہ سب باتیں میں نے اس مقالہ میں جو لندن میں چھپ رہا ہے مفصل بیان کی ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہے تو فتوح السلاطین کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ جو شاہنامہ ہند کے نام سے مشہور ہو گا پھر مفصل بیان کی جائیں گی۔

ہمدی حسین

آگرہ کالج۔ مئی ۱۹۳۸ء

۱۔ اس کتاب کو جولائی ۱۹۳۷ء میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا ہے

فہرست کتاب فتوح السلاطین

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱	توحید باری فراسمہ	۱	۱۲	ذکر آغاز تظہر در ملک عجم و فطرت شدن +	۲۵
۲	فت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵	۱۳	ذکر طہور نبوت خاتم النبیین محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین +	۲۶
۳	صفت شب معراج محمد مصطفیٰ علیہ السلام +	۶	۱۴	ذکر تظہر ترکان در ملک عجم و انجمن بدار الخلافہ و ذکر سلطان محمود ابن سبکتگین انار اللہ بہ ہاشم برسبیل اختصار +	۲۷
۴	مناقب خلفاء اربعہ و شجرہ شیخ الاسلام زین الحق و الشرع و الدین و مدح سکندر ثانی علاؤ الدینا و الدین المنظر بہمن شاہ السلطان خلد اللہ ملکہ	۷	۱۵	ذکر بادشاہان ہندوستان برسبیل اہتمام و ایجاز +	۲۸
۵	دشکایت روزگار و اہل اوپرستان شاہ گوید +	۱۲	۱۶	آغاز فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی ابن سبکتگین غازی انار اللہ بہ ہاشم +	۳۰
۶	در تہیہ و روشنی سلوک گوید +	۱۳	۱۷	ذات یاقین سبکتگین و جلوس شاہ غزنوی انار اللہ مرقدہا و اختن در ملک ہندوستان +	۳۲
۷	در فضیلت سخن و نقایل سخور گوید +	۱۵	۱۸	قصہ استخراج حکما ر ہندوستان و رفتن رسولان ہند در غرین باختر بر محمود سبکتگین پیش از نبوت بادشاہی و عہد	۳۳
۸	صفت سعادت خواب دیدن خواہر قطامی گنبد نور اللہ مرقدہ +	۱۷			
۹	در سبب نظر این کتاب گوید	۲۰			
۱۰	ذکر جمیل قاضی بہار الدین حاجی قصہ گوید +	۲۳			
۱۱	توحید ثانی مشتمل بذکر سلاطین ہاشمیہ کہ در کتب سابقہ مذکورند برسبیل ایجاز	۲۳			

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
	شہر مندگی پنج طعن کہ سلطان محمود	۲۸	۱۹	حیلہ انگینتھن مو بد ہندوسی	
	قازی اناراشد برہانہ را ازرائے		۲۰	برائے سات +	
۵۵	زدون حسن میندی مشدہ بودو		۲۱	درخواستن پیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ	
	شکایت کردن سلطان ازاں +		۲۲	علیہ وسلم مدیریت محمود سبکتگین را	
	وفات یافتن محمود سبکتگین و	۲۹	۲۳	دور یافتن و سی +	
	جلوس سپہراد محمد محمود ذکر اولاد		۲۴	تقدّم عشق سلطان محمود با ایاذ و سوال	
۵۸	محمود نور اللہ مرقدہم برسبل ایجاز		۲۵	اہل حد از سلطان محمود و جواب	
	جلوس سلطان محمد ابن محمود سبکتگین	۳۰	۲۶	گفتن +	
	و اولاد او طباب تراہم و جل البختہ		۲۷	مستجاب شدن دعاء سلطان	
۵۹	مشواہسم		۲۸	محمود غزنوی اناراشد برہانہ وقت	
	میل کشیدن سران لشکر چشماہر	۳۱	۲۹	بازگشتن از ہندوستان بغزنین +	
	محمد شاہ ابن محمود شاہ و حبس		۳۰	حکایت از مناقب و محامد محمودی +	
۶۰	کردن و تاج و تخت بمسودان		۳۱	سہ چیز آرد بردن سلطان محمود	
	گرفتن غزان غزنین را و بعد وہ	۳۲	۳۲	طباب مرقدہ و دور یافتن آل ہر سہ	
	سال حیات الدین ازیشان		۳۳	چیز را +	
۶۵	بستد +		۳۴	نشتر رسیدن سلطان محمود در بانگہ	
	تاختن سلطان غیاث الدین ابن محمد سام	۳۳	۳۵	و شربت انار خوردن از دست	
۶۵	در غزنین +		۳۶	پیرز سنے +	
	غزیت نمودن سلطان مغز الدین محمد	۳۴	۳۷	حکایت آشیانہ کبچک و دہلیز	
	باز سیوم در ہندوستان و فیروزی		۳۸	محمود شاہ غزنی نور اللہ مرقدہ +	
	یافتن او		۳۹	محدث شدن محمود شاہ غزنی	
۶۸	برایشان +		۴۰	اناراشد برہانہ در مسجد جامع و پیدا	
			۴۱	شدن جوئے آب	
			۴۲	پیش او +	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۳۵	جنید بن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت سوم به در هندوستان و فیروزی یافتن بر هندوان +	۴۱	۳۳	غزیت نمودن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت چهارم به هندوستان و فیروزی یافتن بر محمود راسے قنوج +	۸۸
۳۶	پیرسین چل ترک تازی سوار سلطان معزالدین را در حدسند +	۴۲	۳۴	رسیدن خبر وفات خیاب الدین محمد سام بمعزالدین محمد سام و ملک خود بخواله خیاب الدین محمد و محمد سام کردن +	۹۳
۳۷	مصاف کردن پتورا دگر بن سلطان معزالدین با سیوم دگشته شدن ایشان +	۴۳	۳۵	قعه رو کردن محمد تمبیار غلجی از غزین و غزیت کردن او جانب هندون دگر رفتن او ملک کهنوسے را .	۹۴
۳۸	مقرر کردن سلطان معزالدین کایور را و بیرون آمدن و ختر رسے کایور بمعاظم بازگشتن +	۴۸	۳۶	غزیت نمودن سلطان معزالدین سام جانب خوارزم و بلخ و باز گشتن در حدود هندوستان سیل کردن و شهید شدن او +	۹۶
۳۹	بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصرت با کامه دوستان و قطب الدین ایک گذاشتن در کسرام +	۸۱	۳۷	قعه مملکت تاج الدین یلدرم قطب ایک و ناصر الدین قباچه گوید طلب الله تراهم +	۹۸
۴۰	اشتغال اصحاب غرض در باب قطب الدین ایک پیش سلطان و طلب فرستادن سلطان قطب الدین غزیت نمودن قطب الدین ایک در غزین شمس الدین التمش را بهندستان گذاشتن +	۸۲	۳۸	اختلاف افتادن میان یلدرم و ایک و منزم شدن یلدرم بست کرمان +	۱۰۰
۴۱	بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصرت با کامه دوستان و قطب الدین ایک گذاشتن در کسرام +	۸۳	۳۹	خطا کردن ایک از اسب و شهید شدن در لاهور و ملک گرفتن آرام ابن ایک +	۱۰۱
۴۲	بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصرت با کامه دوستان و قطب الدین ایک گذاشتن در کسرام +	۸۶			

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
	فریبت کردن سلطان شمس الدین در	۵۷		خبر وفات ایک پیدن پیدن	۵۰
۱۱۵	اطراف دہلی و مالیدن حصار اس کے حکم +			الشمس و جلوس اور برکت گاہ	
	شور آگینقن لمدان در مسجد جامع و علی	۵۸	۱۰۳	دہلی +	
۱۱۶	دلت شدن ایشان در آل +			جبیدن سلطان تاج الدین	۵۱
۱۱۷	رد کردن سلطان شمس الدین بلین خرورا +	۵۹		یلدز اندلاہور و فریبت	
	فرستادن سلطان شمس الدین ہر	۶۰		کردن سلطان شمس الدین	
۱۱۹	مہتر را در کھنوتی و صابطہ شدن در کھنوتی		۱۰۳	از دہلی بقصد او +	
	رسیدن خبر وفات ناصر الدین از کھنوتی	۶۱		مصاف کردن سلطان شمس الدین	۵۲
	و شکر کشیدن سلطان شمس الدین در			با سلطان یلڈز و اسیر گشتن	
۱۲۰	آں دیار +			سلطان یلڈز بروست سلطان	
	تاقتن سلطان شمس الدین التمش در بھیلان	۶۲	۱۰۵	شمس الدین +	
۱۲۱	و اجمین نگری +			رواں شدن سلطان	۵۳
	ذکر آمدن فخر الملک بھامی وزیر بنداو	۶۳		شمس الدین از ترائیں بھماں	
۱۲۲	در شہر دہلی و وزارت یافستن او +			بقصد قباچہ و غرق شدن	
	وفات یاقین سلطان شمس الدین التمش	۶۴	۱۰۷	قباچہ در آب +	
۱۲۳	نور اللہ مرقدہ +			ذکر مناقب سلطان شمس الدین	۵۴
	شہرت کردن ارکان دولت برائے کارک	۶۵	۱۰۹	التمش و عمارت دہلی +	
۱۲۴	و ملک دادن بر کن الدین فیروز شاہ +			آمدن تیاع در دہلی و آوردن	۵۵
	جلوس سلطان رکن الدین فیروز شاہ	۶۶		آب زمزم و دادن مر سلطان	
۱۲۵	ابن سلطان شمس الدین نور اللہ مرقدہ بھماں			شمس الدین و سلطان آل	
	جلوس سلطان رضیۃ الدین دختر سلطان	۶۷	۱۱۰	آب و رجوع از اقلقن +	
۱۲۷	شمس الدین التمش +			بکشت کردن قاضی سعید قاضی	۵۶
	جس شدن سلطان رضیۃ کشتہ شدن	۶۸		عماد با قاضی حمید الدین ناگوری	
۱۳۰	یا قوت امیر آغور شاہ و شہزادہ +		۱۱۲	در باب سلام رحمہ اللہ اجمین	

موضوع	صفحه	موضوع	صفحه
کین کردن لشکر دلی در آب سنده	۷۸	جلوس معزالدین بهرام شاه ابن	۶۹
۱۳۳ فیروزی یافتن برمنسل +	۷۹	سلطان شمس الدین التمش طاب مقدها +	۱۳۱
۱۳۴ بسط کردن سلطان ناصر الدین	۸۰	هند کردن لاطونه رضیه مادر بزرگه	۷۰
اطراف آنچه دستان ما +	۸۱	۱۳۲ و لشکر کشیدن در دلی +	۱۳۲
پیر آمدن در حرم سلطان ناصر الدین	۸۲	رسیدن خبر جنبش سلطان رضیه	۷۱
و شادی کردن و آذین بستن	۸۳	سلطان معزالدین و لشکر فرستادن	۱۳۳
۱۳۵ در شهر و کسے	۸۴	سلطان معزالدین به قصد او +	۱۳۴
برگشتن بلین ز راز سلطان معزالدین	۸۵	شکر کشیدن سلطان رضیه بار دوم	۷۲
و آگاهی یافتن سلطان و لشکر	۸۶	در جانب دلی و منظم شدن او با شوهر	۱۳۵
فرستادن بر او +	۸۷	و کشته شدن در حد کیتعل +	۱۳۵
۱۳۶ فریختن کنانغ خان جانب لمان	۸۸	حیس کردن ارکان دولت سلطان	۷۳
۱۳۷ و فیروزی یافتن او بر بدخواه	۸۹	معزالدین را و ملک علاء الدین	۱۳۶
رسیدن کنانغ خان در حضرت	۹۰	و الدین مقوض گردانیدن +	۱۳۷
و بعد چند گاه خود را نجات یافتن	۹۱	جلوس سلطان علاء الدین ابن	۷۴
و بدای بیان التماس چتر	۹۲	سلطان رکن الدین فیروز شاه	۱۳۸
۱۴۰ سپید کردن +	۹۳	یعنی نبیره سلطان شمس الدین التمش	۱۳۸
خواستن کنانغ خان از حضرت	۹۴	محبوس شدن علاء الدین پسر	۷۵
۱۴۱ شاه چتر سپید +	۹۵	سلطان رکن الدین فیروز شاه	۱۳۹
گرد بستن پسران سلطان	۹۶	جلوس سلطان ناصر الدین ابن	۷۶
ناصر الدین با پسران کنانغ خان	۹۷	ناصر الدین +	۱۳۹
و فرود بردن شهر او کمان از پسران	۹۸	قریبت همی را از سلطان ناصر الدین	۷۷
۱۴۲ کنانغ خان +	۹۹	در حدود آنچه دستان به قصد	۱۴۰
جلوس سلطان خیانت الدین	۱۰۰	دفع منسل و فیروزی یافتن	۱۴۱
۱۴۳ بلین خود +	۱۰۱	در احوال +	۱۴۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۷	پرگشتن طغرل در کھنوتی و رفتن نرمستی عز و طغرل در کھنوتی و شکستن او و غالبستن و پاپائے	۹۳	۱۶۰	خان بدست قسرونہ + شہادت یافتن محمد خاں یسنی	۹۵
۸۸	بلین بیاد را در کھنوتی و شکستہ آمدن بیاد را از کھنوتی +	۹۶	۱۶۱	خان شہید علیہ الرحمۃ و العزیزان + شہیدن سلطان عیاش الدین	۹۶
۸۹	فریت سلطان عیاش الدین بلین جانب کھنوتی و فیروزی یافتن بر طغرل +	۹۷	۱۶۲	بلین شاہ واقعہ خان شہید در عین زحمت و زیادت شدن زحمت او از غایت حزین پسر +	۹۷
۹۰	بازگشتن سلطان عیاش الدین بلین شاہ از کھنوتی و پسر خود بفرخان را در کھنوتی گذاشتن +	۹۸	۱۶۳	ذکر پشیمان شدن سلطان عیاش الدین بلین شاہ از روی عورتے کہ پسر او را بو سمت قلب کاری کشتہ بود و طلب کردن آن عورت را +	۹۸
۹۱	کیفیت شہید شدن قان ملک عزت محمد خاں پسر بزرگ سلطان عیاش الدین بلین شاہ +	۹۹	۱۶۴	قتل کردن سلطان عیاش الدین بلین شاہ علیہ الرحمہ بعد محضر کردن و ملک بہ کنخسپر محمد خاں دادن +	۹۹
۹۲	زحمتی شدن سلطان عیاش الدین بلین شاہ و فرستادن طلب برائے قان ملک +	۱۰۰	۱۶۵	بلوس سلطان مغز الدین کی قباد پسر بچرا خاں + تفکر شدن سلطان مغز الدین از استیلا از مسلمان +	۱۰۰
۹۳	فریت کردن قان ملک بر نصیب سومرکان و رسیدن سی ہزار منقل و شہید شدن قان ملک با مرا خویش در ہند جا تر اسے +	۱۰۱	۱۶۶		۱۰۱

صفحه	مضمون	نمبر شمار	صفحه	مضمون	نمبر شمار
	کشته شدن نو سلطانان که متولی ملک دادون فیروز خلی بی شمس الدین کیومرث پسر سلطان معز الدین	۱۰۹		کشته شدن نو سلطانان که متولی ملک سلطان بودند با کینمت	۱۰۱
	کیقباد و دو حیات پسر خود نائب کیومرث شدن و خطاب شاستی جلوس کردن +	۱۰۹	۱۸۱	نظام الدین امیر واد +	
	کشته شدن سلطان معز الدین کیقباد از دست پسران ترکی گوید	۱۱۰	۱۸۳	رسیدن خبر وفات سلطان عیاش الدین بغراخان مقطع کفوتی +	۱۰۲
۲۰۰	محرز بدون ایتم سرخه با کیومرث در کونک کیلو کبری و آوردن محمود پسر شاستی خان کیومرث را و کشته شدن ایتم سرخه +	۱۱۱	۱۸۳	جلوس سلطان ناصر الدین بغراخان در کفوتی +	۱۰۳
۲۰۱	جلوس ن جلال الدین فیروز شاه غلی اماره اشدر پادشاه +	۱۱۲	۱۸۳	جنیدین سلطان ناصر الدین از کفوتی بجانب حضرت دهمی در سهما اشده تعالی +	۱۰۴
۲۰۲	رسیدن منغل در برارم و عزت ملک خاش غلی به قصد ایشان و قایم شدن جنگ بازگشتن منغل از آنجا +	۱۱۳	۱۹۰	کشته شدن کینخرو پسر خان شهید و پشیمان شدن سلطان معز الدین +	۱۰۵
۲۰۳	خریت سلطان جلال الدین جانب مذور +	۱۱۳	۱۹۲	زهر تبیه کردن نظام الدین امیر واد براسه سلطان معز الدین و دیباقتن سلطان در شرب +	۱۰۶
۲۰۴	ذکر کشته شدن سیدی موله علیه التهم و العفران	۱۱۵	۱۹۵	قصه آوردن فیروز خلی بند کرده از بابل و عماد الملک گردانید بوبک +	۱۰۷
			۱۹۶	خصومت افتادن فیروز خلی را با ایتم سرخه کهن و ایتم سرخه گوید +	۱۰۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۹	ذکر افتادون قضا و شہر دہلی و بلا و او	۱۲۳	۲۲۳	مصافحہ کردن گرشاسب ملک با کابھان قطع لاجورہ و فیروززی یا فتن +	۲۲۳
۱۱۶	در حمد سلطان جلال الدین +	۲۱۱	۱۲۵	ذکر فتح کشک و محاصر شدن رام دیو	۱۲۵
۱۱۷	بمدون آمدن علما و فقہاء دہلی از شہر		۲۲۶	فرد آمدن او با مال از دیوگیر +	۲۲۶
	استقرار در نماز گاہ دہلی و بر آمدن		۱۲۶	شدن بہ سلم پسر رام دیو پسر	۱۲۶
	قاضی عالم دیوانہ بر سر منبر و عار			شدن پدشکر کے کشیدن	
	استقرار خواندن و باریدن		۲۱۲	بر او با ترکان +	۲۲۸
	باران رحمت و باز آمدن خسلق		۱۲۷	پوزش اینگفتن رام دیو پیش	۱۲۷
	در خانہ کائے خود +		۲۱۳	گرشاسب ملک و صلح کردن	۲۱۳
۱۱۸	شکار رفتن سلطان جلال الدین	۲۱۲	۲۲۹	پسر رام دیو بہ سلم +	۲۲۹
	جانب بل کنارہ +		۱۲۸	نازہ روئے نمودن گرشاسب	۱۲۸
۱۱۹	غزیت کردن سلطان جلال الدین	۲۱۳		ملک بارائے رام دیو و ملک	
	جانب جہان و آوردن بتاں			مرتبہ ہم بدو مفوض داشتن و	
	و فرد بردن در دروازہ پادشہ		۲۳۰	باز گشتن +	۲۳۰
۱۲۰	شکار رفتن سلطان جلال الدین	۲۱۴	۱۲۸	رسیدن الاتح در کڑہ و خبر	۱۲۸
	جانب ابری و کیہون و نقش دادن			جنش سلطان جلال الدین گفتن +	
	قاضی عالم مر گرشاسب ملک		۱۳۰	شہادت یافتن سلطان جلال الدین	۱۳۰
	بر آوردن زادہ و داماد سلطان رام			در میان گنگ بر کشتی بعد گرشاسب	
۱۲۱	در مناقب سلطان جلال الدین	۲۱۷	۲۳۱	ملک نذر قبرہ +	۲۳۱
	رحمۃ اللہ علیہ و رواں کردن			نذر ریزی کردن گرشاسب	
	علی گرشاسب را در کڑہ +		۲۳۲	ویار شدن خلق با او +	۲۳۲
۱۲۲	غزیت گرشاسب ملک در	۲۱۹	۱۳۱	گرنجہ رفتن سران پاہ در دہلی بادشاہی	۱۳۱
	اقتلاع کڑہ +			دادن عقبہ خاں کہ پسر جلال الدین بود	
۱۲۳	کردن غزیت گرشاسب از کڑہ در	۲۲۱	۱۳۲		۱۳۲
	دیوگیر +		۲۲۲		۲۲۲

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۳۳	رسیدن گرشاپ در دلی و تافت	۲۳۳	۱۳۵	نامه فرستادن الخ خاں بر اس کے	۲۳۵
۱۳۴	رقن رکن الدین در مستان +	۲۳۴	۱۳۶	ہمیر و مشورت کردن ہمیر با وزیرین	۲۳۶
۱۳۵	ذکر مملکت کردن سلطان علاؤ الدین	۲۳۵	۱۳۷	خوش +	۲۳۷
۱۳۶	محمد شاہ +	۲۳۶	۱۳۸	جواب نامہ بپشتن رائے ہمیر	۲۳۸
۱۳۷	جلوس سلطان علاؤ الدین محمد شاہ +	۲۳۷	۱۳۹	الخ خاں +	۲۳۹
۱۳۸	فریت الخ خاں و ظفر خاں جانب	۲۳۸	۱۴۰	ذکر محضر کردن الخ خاں ز تحفہ پورا	۲۴۰
۱۳۹	قمان دآپہ واسیر شدن	۲۳۹	۱۴۱	فریت سلطان علاؤ الدین بہ قصد	۲۴۱
۱۴۰	پسران سلطان جلال الدین +	۲۴۰	۱۴۲	ز تحفہ پورا و فیروززی یافتن +	۲۴۲
۱۴۱	فریت کردن ظفر خاں در میان	۲۴۱	۱۴۳	و گر بلغاک حاجی مولانا در غیبت سلطان	۲۴۳
۱۴۲	و فیروز شدن +	۲۴۲	۱۴۴	علاؤ الدین در دہلی +	۲۴۴
۱۴۳	شکر کشیدن الخ خاں نصرت	۲۴۳	۱۴۵	فریت کردن سلطان علاؤ الدین	۲۴۵
۱۴۴	در گجرات و فیروززی یافتن +	۲۴۴	۱۴۶	بہ قصد چنور و قندہ انکیتن سلیمان	۲۴۶
۱۴۵	بلغاک کردن نو مسلمانان با	۲۴۵	۱۴۷	شہ در غیبت +	۲۴۷
۱۴۶	الخ خاں +	۲۴۶	۱۴۸	بگمان شدن سلطان علاؤ الدین	۲۴۸
۱۴۷	مداں کردن ظفر خاں قاصد را با	۲۴۷	۱۴۹	دیباب الخ خاں زہر سپردن +	۲۴۹
۱۴۸	مرمہ و دامنہ بر شاہ نعل بجویا	۲۴۸	۱۵۰	بر آوردن سلطان ملک نائب	۲۵۰
۱۴۹	و جنیدن نعل +	۲۴۹	۱۵۱	را و در دیو گیر فرستادن +	۲۵۱
۱۵۰	شنیدن سلطان علاؤ الدین خبر	۲۵۰	۱۵۲	رسیدن در ہندوستان بسہ	۲۵۲
۱۵۱	رسیدن طاعین و در کیلی شکر گاہ	۲۵۱	۱۵۳	شکرے ترے +	۲۵۳
۱۵۲	کردن +	۲۵۲	۱۵۴	مداں شدن ملک احمد جیتیم در گجرات	۲۵۴
۱۵۳	در ذکر مصاف کیلی گوید +	۲۵۳	۱۵۵	و گر سختن رائے کرن بار دوم	۲۵۵
۱۵۴	شہادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمۃ	۲۵۴	۱۵۶	و استقامت اسلام در اں دیار	۲۵۶
۱۵۵	والغزبان +	۲۵۵	۱۵۷	ذکر فرستادن الخ خاں از قمان در گجرات	۲۵۷
۱۵۶	فریت کردن الخ خاں ز تحفہ پورا و فیروززی یافتن	۲۵۶	۱۵۸	رسیدن زمین در گجرات و نہزم شدن	۲۵۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۵۶	غزیت کروں ملک نائب بجانب	۲۸۱	۱۶۶	ذکر مجلس کروں سلطان علاؤ الدین	۳۰۵
	تنگ			دبر اذاعتن شراب و شراب قابتا	
۱۵۷	رسیدن ترمی بار دوم در	۲۸۳	۱۶۷	غزیت کروں سلطان علاؤ الدین	۳۰۷
	ہندوستان +			در سپواہ و فتح آن +	
۱۵۸	رواں شدن ملک نائب بقصد	۲۸۵	۱۶۸	رواں شدن ملک نائب مصفا	۳۱۰
	معبر و شکستن بجائے زہری			دادن باکبک اسیر شدن کبک	
	بلال راسہ و چور سمند			بر دست او +	
۱۵۹	چو ستن بلال راسے و چور سمند	۲۸۶	۱۶۹	ذکر کار خیر خضر خاں +	۳۱۳
	بر ملک نائب در ہمدی			نصیحت کروں مادر خضر خاں را	
	معبر کروں +			واقفانہ گفتن خضر خاں پیش مادر	۳۱۹
۱۶۰	عذر کروں ایاجی مغل با ملک	۲۸۷	۱۷۰	حکایت +	۳۲۰
	نائب در حدود معبر و اسیر شدن او			رسیدن تیاس از جانب	
۱۶۱	یدگان شدن سلطان علاؤ الدین	۲۸۸	۱۷۱	دیوگیر و خبر مردن را بدیو گفتن	
	بدگشتن ایاجی در باب مغلان			رواں شدن ملک نائب	
	دکشتن ایشان +			آن طرف	۳۲۵
۱۶۲	سابق سلطان علاؤ الدین طاب	۲۸۹	۱۷۲	رواں شدن ملک نائب بار دوم	
	مرشدہ +			در دیوگیر و استقامت اسلام	
۱۶۳	خبر ریل علی بیگ و تر تاک بر سلطان	۲۹۰	۱۷۳	کروں در آن دیار +	۳۲۶
	علاؤ الدین و نامزد کروں ملک			رواں شدن ملک نائب جانب	
	تاک را بدفع ایشان +			کینہ و سبک بلاگشتن و در حضرت	
۱۶۴	مصافحت کروں ملک تاک با علی بیگ	۲۹۱	۱۷۴	دلی غزیت نمودن +	۳۲۷
	و تر تاک و فیروز می یافتن او +			آغاز شدن زحمت بر سلطان علاؤ الدین	
۱۶۵	تقدیر طیب برن و مہر شدن سلطان	۲۹۲	۱۷۵	دوسری شدن ملک او و کشتہ	
	علاؤ الدین و در راستی کوشش کروں			شدن النجان +	۳۲۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۶۹	پرگشتن حیدر وزیرک در گجرات بعد کشتن البنجان درواں شدن ملک دینار ششمہ پیل و بے فرض باز آدن	۳۳۲	۱۸۳	مشورت کردن نایبان بکبت کشتن ملک نائب و طلبہ کردن بشر بشیر و صالح و وزیر و کشتن ایشان ملک نائب را	۳۳۲
۱۷۰	بعد اکرون خضر خاں در ابرو و ہر و از ولایت حشق بے فرمان بکفرت آدن و در کالیور محبوس شدن مضمر کردن ملک نائب از قتل سلطان و ملک بشہاب الدین عمشاہ	۳۳۳	۱۸۴	جلوس سلطان قطب الدین قرراشد مرقدہ	۳۳۳
۱۷۱	وہانیدن و خود نائب او شدن وفات یافتن سلطان علاء الدین نور الشقرہ و جلوس شہاب الدین عمشاہ	۳۳۴	۱۸۵	فرستادن سلطان قطب الدین ملک تعلق را بر عین الملک دوبار بعد از مصالحم درواں شدن ملک عین الملک در گجرات	۳۳۴
۱۷۲	جلوس سلطان شہاب الدین طاب شاہ و کیفیت کور کردن خضر خاں جل الشہانجہ شہاہ	۳۳۵	۱۸۶	خریبت کردن ملک عین الملک از چنور در گجرات و فیروزئی یافتن او بر حیدر وزیرک	۳۳۵
۱۷۳	طلب کردن ملک نائب عین الملک را از دیوگیر با جمع مسلمانان درواں کردن او بقصد حیدر وزیرک کشیدن عین الملک تعلق شدن ملک نائب در حدود چنور و ہانجا ماندن	۳۳۶	۱۸۷	خریبت سلطان قطب الدین جان دیوگیر پرگشتن یک کھی در دیوگیر و درواں شدن خسرو خاں بقصد او ملائیر	۳۳۶
۱۷۴	ذکر کشتہ شدن ملک نائب و ابتداء کے ملک قطبی	۳۳۷	۱۸۸	کرده و حضرت فرستادن گرفتار شدن یک کھی بردست ان لشکر بردن پیشین خسرو خاں	۳۳۷
			۱۸۹	خریبت خسرو خاں از دیوگیر بجانب چن	۳۳۸
			۱۹۰		۳۳۹

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
	غزیت ملک غازی بقصد	۱۹۷		کشتہ شدن سلطان قلب الدین	۱۹۱
	تحت گاہ ہلی و مصاف داون		۳۶۲	بر دست خسرو خان بند	
۳۷۳	بانامہ الدین و فیروزی یا قن			جلوس خسرو خان و خطاب ناصر الدین	۱۹۲
	فیروز شدہ رفتن تعلق در بگداد خود	۱۹۸		کردن خود را و شاپہ را دگان را و اور	
	رسیدن احمد ایاز بر تعلق و آمدن			شہزادگان خداوندشہ را	
۳۷۹	کلید ہائے حصار +			کشتن و مخدومہ جہاں را فی	
	آدن تعلق بر تخت گاہ و خصائص کن	۱۹۹		بجھتا پے را نیز کشتن کہ دست	
۳۷۹	بر طائفہ پراؤ و غیر آں +		۳۶۵	رام دیو بود	
	جلوس سلطان عیاش الدین	۲۰۰		برون ملک نور الدین جو تا آخر یک	۱۹۳
۳۸۰	تعلق شاہ		۳۶۶	اسپان خاص و بر پر خود بستن	
	قرار گرفتن ملک عیاش الدین باند	۲۰۱		برگشتن ملک غازی از ناصر الدین	۱۹۴
	طلب کردن کشیدن بعضی قریات		۳۶۷	پیوستن بعضی سرداں باوسے	
	انعام و نقصان کردن از لشکر			پیوستن سرداں بر ملک غازی از	۱۹۵
۳۸۱	انہما خزائنہ و ائمہ و مشائخ			اطراف و راندن لشکر از دیبا پر	
	فریت کردن النخ خان جانب	۲۰۲	۳۶۹	جانب ہلی و فیروزی یا قن ...	
	تلنگ و بلناک کردن عمرو			رداں شدن خانخاناں بقصد تعلق	۱۹۶
۳۸۲	تلکین			و مصاف داون تعلق با اور حد	
	بلناک کردن عمرو تلکین از دروغ	۲۰۳		سستی و فیروزی	
۳۸۳	بیدار شدن عبید		۳۷۰	یا قن	
	یکایک کوچ کردن عمرو تلکین از	۲۰۴			
	زیر حصار تلنگ بعد عہد بستن				
۳۸۴	بارائے تلنگ				
	رسیدن النخ خان کو تلکیر و از عمیر ابویرجا	۲۰۵			
۳۸۵	کہ کو تلکیر محاصر کردہ بود چشم زدن				

۱۔ اصل میں "جہانی" نام لکھا ہے دوسری جگہ اسی کتاب میں جہتانی لکھا ہوا ہے۔
 ۲۔ اصل میں ایک جگہ "جہاں" لکھا ہے لیکن دوسری جگہ "جہا"۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۶	تاہما فرستان بمیرا اور جاہزینہ	۲۱۵	۲۰۸	جلوس محمد شاہ ابن قلع شاہ +	۲۰۸
	دیوگیر و قلع شندن لنگر تروگین	۲۱۶		فریب وادین سلطان محمد شاہ ابن	
	در کلیان +	۲۸۹	۲۰۹	قلع قلع ہندوستان +	۲۰۹
۲۰۶	رسیدن محمود خاں در دہلی و بار داد	۲۱۷		تاختین سلطان محمد قلع ہم در آغا ز	
	سلطان قلع و سیاست فرمودن		۲۱۰	ملک در کلاوز و فرسور +	۲۱۰
	بر طائفہ برجات +	۲۹۰	۲۱۱	ذکر برشتن بہار الدین گر شاسپ +	۲۱۱
۲۰۸	فریبت کردن الخ خاں بار دوم	۲۱۹		فریبت کردن احمد ابا ز انجرات	
	ورنگ و فتح کردن تلنگ بودن	۲۹۱		در دیوگیر و شکر کشی کردن بقصد	
۲۰۹	ذکر فتح تلنگ و فرود آمدن رائے		۲۱۱	گر شاسپ +	۲۱۱
	لردیو +	۲۹۱		رسیدن سلطان محمد ابن قلع شاہ	
۲۱۰	تاختین الخ خاں آڈنگ در			در دولت آباد و فرستان احمد ابا ز	
	جای نگر +	۲۹۲		برائے کپیلہ و رسیدن یکایک	
۲۱۱	رسیدن شیر نعل با اولج نعل		۲۱۲	در گومتہ	۲۱۲
	در ہندوستان و مصافحہ اون	۲۲۱		شکتہ رفتن کپیلہ و بہار الدین در	
	گر شاسپ و ظفر یافتن پنج نعل	۲۹۳		حصار ہندرگ و فتح شندن	
۲۱۲	ہواں کردن شادی رادہ گجرات		۲۱۵	ہندرگ	۲۱۵
	دکشتہ شدین او بر دست پیدان	۲۲۲		گر نختہ رفتن بہار الدین گر شاسپ	
	کہ لباس زمان پاکے کوب و سرود			از ہندرگ در حدود دہور سند	
	گویاں از درون حصار بیرون		۲۱۶	واسیر شدن او	۲۱۶
	آمدن بندر	۲۹۸		فریبت کردن محمد شاہ ابن قلع شاہ	
۲۱۳	فریبت بہرام خاں بقصد پورہ		۲۱۷	جانب کڈھیانہ و فتح آں +	۲۱۷
	اسیر شدن پورہ	۲۰۲		فریبت کردن محمد شاہ ابن قلع شاہ	
۲۱۳	باز آمدن سلطان خیاث الدین قلع شاہ		۲۱۹	از دولت آباد در دہلی	۲۱۹
	از گھوڑی و شہید شدن کوٹکب خان پورہ	۲۰۶		و صیافت کردن	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۲۲۵	غزیت نمودن سلطان محمد بن تغلق شاه در لستان بقصد کشلیخان فیروزی	۲۲۴	۲۳۴	ذکر قتل کردن سپه سالار اعزّه اللیز مصافی در تپت	۲۳۱
۲۲۶	یا قن + کتوب فرستادن کشلیخان به سلطان محمد شاه +	۲۲۵	۲۳۵	سبب اول از اسباب خرابی شهر دلی	۲۲۵
۲۲۷	جواب نامه سلطان کشلیخان +	۲۲۶	۲۳۶	سبب دوم متضمن فتح بتدعان شهر دلی +	۲۳۲
۲۲۸	تأیید شدن لایها در دلا کزنگ در یومنی و بازی کماکے کشلیخان	۲۲۷	۲۳۷	سبب سوم متضمن ذکر جمیل شیخ الاسلام نظام الحق والدین	۲۳۶
۲۲۹	دو چار خوردن در سیدین سلطان محمود در لستان +	۲۲۸	۲۳۸	ذکر آبادانی دیوگیر متضمن ذکر جمیل شیخ الحق برهان الملک والدین +	۲۳۹
۲۳۰	مصاف کردن سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه با کشلیخان +	۲۲۹	۲۳۹	ذکر سیم دس و آهین و چرم + ذکر مبدل شدن غربت دولت آباد بشارت متضمن ذکر جمیل زینت سجادہ شیخ شیخ زین الحق والدین	۲۴۱
۲۳۱	شفاعت کردن شیخ الاسلام رکن الحق والدین علیه الرحمہ در باب اہل بیاست +	۲۳۰	۲۴۰	رسیدن ترمر شیرین در ہندوستان فرستادن سلطان محمد شاه بن تغلق در کوه قراہل بر غیت نعمت شدن خلق	۲۴۲
۲۳۲	غزیت کردن محمد شاه ابن تغلق از لستان بیب پور رسیدن قبر گشته شدن پورہ از لکنوتی +	۲۳۱	۲۴۱	ذکر برگشتن سید جلال در معبر و علاحدہ شدن از شکر و غزیت سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه جانب تنگ	۲۴۲
۲۳۳	رسیدن سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه بد فتح کشلیخان در دلی و شادی کردن + آغاز ظلم سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه در شهر دلی در واد کردن خلق و دیوگیر	۲۳۲	۲۴۲	ذکر برگشتن شامہ و گلچند در دہلی جو برین نمبر شمار	۲۴۱
			۲۴۳		۲۴۰

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۲۴۵	رسیدن سلطان محمد در پهلوی و	۲۵۰	غزیت کردن قلع خاں از دیوگیر		
	تلخت کردن بقسمه خلق	۲۵۱	بقصد علی شهبان جانب دهارورو		
۲۴۶	قصد برگشتن عین الدین باهرو	۲۵۲	بد بر طریق تازییدن	۲۴۲	
۲۴۷	مصاف کردن عین الدین با محمد شاه	۲۵۳	تسکت افتادن مر علی شهبان	۲۵۳	
	این قلع شاه	۲۵۳	از دهارورو محقر شدن او در حصار		
۲۴۸	برگشتن نصرت خاں در بدر	۲۵۴	بد	۲۴۹	
	از اشتعال خورم	۲۵۵	اماں خواستن علی شهبان از قلع خاں	۲۶۰	
۲۴۹	شکر کشیدن قلع خاں بقصد	۲۵۶	و فتح شدن حصار بدر	۲۶۱	
	نصرت خاں +	۲۵۶	تاختن خان اعظم البنجان ابن	۲۶۱	
۲۵۰	مصاف قلع خاں با شکر نصرت خاں	۲۵۷	قلع خاں در چاند گرو دماش	۲۶۱	
	و فیروزی یافتن قلع خاں	۲۵۷	و ادین مفسدان دوبار +	۲۶۱	
۲۵۱	فرود آمدن نصرت خاں از حصار	۲۵۸	رسیدن فرمان سلطان بر	۲۶۲	
	بدر باناں	۲۵۸	قلع خاں بر اسے رواں کردن	۲۶۲	
۲۵۲	غزیت قلع خاں از بدر و دیوگیر +	۲۵۹	خلق دیوگیر در دھسلی	۲۶۲	
۲۵۳	ذکر برگشتن علی شاه محمود ظفر خانی +	۲۶۰	ذکر غزیت کردن البنجان حانبه علی	۲۶۳	
۲۵۴	غزیت کردن علی شهبان بقصد سکر +	۲۶۱	رسیدن عالم ملک در دیوگیر +	۲۶۳	
۲۵۵	مصاف کردن علی شهبان با شکر سکر	۲۶۲	برگشتن قاضی جلال مبارک بر قبائل	۲۶۳	
	و فیروزی یافتن +	۲۶۲	در زمین برود از پیدادی ...	۲۶۳	
۲۵۶	بازگشتن علی شهبان از سکر و چهر آوردن	۲۶۳	یکایک زدن بروده پر شکر مقبل	۲۶۴	
	در دهارورو سکر کردن	۲۶۴	و شکسته رفتن مقبل	۲۶۴	
۲۵۷	رسیدن خبر برگشتن علی شهبان سلطان	۲۶۴	مصاف کردن عزیز خاں با شکر	۲۶۴	
	محمد بن قلع شاه و فرستادن	۲۶۴	بروده و کشته شدن او	۲۶۴	
	افواج از شهر دھسلی	۲۶۴	غزیت کردن لشکر بروده در کشت	۲۶۴	
	و رضا اللہ تعالی	۲۶۴	و محقر شدن کنہایت +	۲۶۴	

صفحه	مضمون	نمبر شمار	صفحه	مضمون	نمبر شمار
۵۰۳	ذکر فتح شدن گلبرگه	۳۸۹	۳۶۸	رسیدن سلطان محمد از دلی جانب	۳۶۸
	رسیدن خبر خروج لشکر دیوگیر	۳۸۰	۳۸۶	گجرات	۳۸۶
	سلطان محمد بن قلق شاه و لشکر		۳۶۹	رسیدن اعظم ملک در بهروج و	۳۶۹
۵۰۴	کشی کردن جانب دیوگیر	۳۸۱	۳۸۸	لشکر در صحن و زود آمدن	۳۸۸
	مصافحت کردن سلطان محمد بن قلق شاه		۳۶۰	رسیدن لشکر پروده در بهروج و	۳۶۰
۵۰۵	پانامرالدین افغان	۳۸۲	۳۸۹	شکستن ایشان	۳۸۹
	یا قلق سلطان ناصرالدین و حصار می		۳۶۱	خروج کردن قلق دیوگیر با سلطان	۳۶۱
۵۰۹	شدن در قلعه دیوگیر	۳۸۳	۳۹۱	و ملکت کردن انبیل	۳۹۱
	در دودل خاستن سلطان محمد شاه		۳۶۲	ذکر کشته شدن احمد لایقین قناتر	۳۶۲
	و امان یافتن قلق دیوگیر از کشتن			و ملکت گرفتن سلطان ناصرالدین	
۵۱۰	و بستن	۳۸۴	۳۹۲	افغان	۳۹۲
۵۱۰	حکایت	۳۸۵	۳۹۳	فیروزی یافتن لشکر دیوگیر و جلوس	۳۹۳
	برگشتن طغی در گجرات و بازگشتن		۳۹۵	ناصرالدین	۳۹۵
۵۱۱	سلطان محمد ابن قلق شاه	۳۸۶	۳۹۴	رسیدن قاضی جلال و مبارک	۳۹۴
	ذکر اسیران قلعه دیوگیر و ظلم و جور			مفتی در دولت آباد	
۵۱۲	و فریبت سرتیر جانب گلبرگه	۳۸۷	۳۹۸	فریبت کردن نوزالدین جانب	۳۹۸
	عطفت نمودن خاں اعظم ظفر خاں			گلبرگه با الخ خاں	
۵۱۳	از دیوگیر جانب مرج	۳۸۸	۳۹۹	ظفر یافتن حسین سینه بر جلال	۳۹۹
	مرد و یافتن ظفر خاں در خواب و بیدار			دو بینی	
۵۱۵	و قصد سرباز کردن	۳۸۹	۵۰۱	رسیدن و کباب سعادت ظفر خاں	۵۰۱
	مصافحت کردن ظفر خاں با سرتیر			در حصار گلبرگه	
۵۱۶	و فیروزی یافتن ظفر خاں	۳۹۰	۵۰۲	رسیدن ظفر خاں با ناصرالدین و	۵۰۲
	فریبت کردن لشکر سرتیر و کشته			فرستادن تیره با بند از تر و فریبت	
۵۲۰	شدن سرتیر			ظفر خاں جانب دولت آباد	

شماره	مضمون	صفحه	شماره	مضمون	صفحه
۲۹۱	عزیمت کردن نضرخان بعد فتح گنجه		۵۲۱	جانب دولت آباد و خلاص دادن ایسرا	
۵۲۶	و بحضرت فرستادن +		۵۲۲	قلعه و فرار نمودن جوهر	
۲۹۲	عزیمت کردن ناصرالدین در اکار	۳۰۲		جلوس سلطان علاءالدین والدین	
۵۲۸	و امیر شدن بردست زاین -		۵۲۵	ابوالمظفر بن شاه السلطان ایبک و سلطان	
۵۲۹	عزیمت خواجه جهان بشهر گلبرگ	۳۰۳		متفکر شدن خداوند عالم از بیوفائی	
	و فیروزی یافتن +		۵۲۸	سراسر سپاه قوی دل شدن از	
	مجلس کردن اعظم پاپیون خواجه	۳۰۴		مژده خواب +	
۵۳۱	جهان بعد فتح گلبرگ +		۲۹۳	عزیمت علاءالملک و مبارک خان	
	مرمت کردن اعظم پاپیون خواجه	۳۰۵		در حدود آب تاوی برانداختن تانها	
۵۳۲	جهان و بار گلبرگ +		۵۳۰	و دشمن +	
۵۳۳	ذکر کشته شدن صفدرخان از لشکر	۳۰۶		عزیمت کردن ارکان دولت در	
۵۳۴	پروانه خواجه جهان جانب لشکر	۳۰۷		اقتاعات خوشین و فتح آن گوید +	
	خواب خوش دیدن خداوند عالم	۳۰۸	۵۳۱	عزیمت قطب الملک در سید آباد	
۵۳۶	و عزیمت ریات بسبت سکر +		۵۳۲	عرف هندری +	
	رسیدن ریات اعلی در گلبرگ و	۳۰۹		عزیمت کردن قیرخان بقصد کلبیان	
	استقبال کردن اعظم پاپیون خواجه		۵۳۲	و فیروزی یافتن +	
۵۳۸	جهان وزیر مالکسد +		۲۹۸	عزیمت کردن سکندر خان در	
	عزیمت کردن ریات اعلی در گلبرگ	۳۱۰		تا ختن در طلیکبیر +	
	جانب سکر و امیر شدن محمد عالم		۵۳۳	مکتوب فرستادن سکندر خان بکابینه	
۵۵۰	با سران دیگر بطریق اختصار +		۵۳۳	در خور بسبیل اخلاص +	
	ذکر مرگت کردن شهر سکر و عزیمت	۳۱۱		جواب مکتوب خان اعظم سکندر خان	
	مبارک خاں در حدود هریس و		۵۳۵	از کابینه بسبیل اخلاص +	
۵۵۱	فیروزی یافتن +		۳۰۱	عزیمت سکندر خان در حدود تلنگ	
	روان شدن خداوند عالم در سکر	۳۱۲			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	ذکر در تہذیب این کتاب متضمن رحمت	۳۲۵		جانب مندھول و بل گفاری کردن کیر	
۵۶۴	خان اعظم سکندر خاں دام عالیاً		۵۵۲	و مفیدان دیگر	
	صفت ملک ہندوستان متضمن رحمت	۳۲۶		رسیدن قاصد قاضی سیف و عرضداشت	۳۱۳
	سلطان علاء الدین خلجی نور اللہ مرقدہ		۵۵۳	اطاعت آوردن	
۵۶۸	و ذمت محمد شاہ بن تغلق شاہ		۵۵۲	پوچستن قاضی سیف و حضرت جہاں نیا	۳۱۴
	ذکر گشتن طغی شحمہ پارگاہ و عابرجشن	۳۲۷		عبرہ کردن ریات اعلیٰ اذاب کرنے و	۳۱۵
	سلطان محمد بن تغلق شاہ از دست			رسیدن عراقی ناراہین و محقر شدن	
۵۷۱	طغی سہ سال وزوال ملک او		۵۵۶	حصار مندھول -	
	و عاے دولت خلیفہ برحق علاء الدین	۳۲۸		شگون زدن لشکر زائن در لشکر منصور	۳۱۶
۵۷۳	والد دنیا ابوالنضر بہمن شاہ سلطان		۵۵۸	و نہرم شدن لشکر زائن	
۵۷۶	ذکر در کیفیت تصنیف و شقت مصنف	۳۲۹		رسیدن شاہزادہ معظم ظفر خاں	۳۱۷
	ذکر در استیضات تصنیف و	۳۳۰	۵۵۹	بیانے پوس شاہ -	
۵۷۷	غرض مصنف -			ذکر در آدختن لشکر منصور و ہمد	۳۱۸
	ذکر در وجہ جوہر معانی و خطاب	۳۳۱	۵۶۰	مندھول	
۵۷۸	این کتاب		۵۶۱	عزیمت ریات اعلیٰ در سمت پنجم ہنگام	۳۱۹
	مختتم این کتاب متضمن نکوشش نفس	۳۳۲	۵۶۲	عزیمت ریات اعلیٰ جانب سکر و گلبرگ	۳۲۰
۵۸۰	و امید داری از حضرت کردگار			آمدن قیر خاں از کور بہ بیت عدو و	۳۲۱
			۵۶۳	نہرم شدن او	
				جنش ریات اعلیٰ جانب کلیان و	۳۲۲
			۵۶۴	پوچستن سکندر خاں بجزت شاہ جہاں نیا	
				مصاف دادن سکندر خاں با	۳۲۳
			۵۶۵	قیر خاں ابر شدن قیر خاں بردستان و	
				عزیمت ریات اعلیٰ از کلیان و	۳۲۴
			۵۶۶	فتح کردن ہمد -	

بشود تا رخ از دهنش نماند	بشود زده تا برون کشد
ببیند که کشتی را که از گرد	ببیند هر آن تازی که از گرد
در روزنا موسی مادر کشت	در روزی بنا موسی نام کشت
بجهت عقیق برکت زره بر درو	در آنی بپوشید ز تازی بنا
شده و جوانی به دران روزگار	نگرند آنست که بپوشد در
کردید نه فرقت سزای کوه	در پیشش خردن فصل و سب
بخواند نه جوان سندی را مان	مغاب که پیش بند استبان
ببارکشید به بستند هر یک	سرن جوهر کسش بند آمد
به برکت کشتن آن سوره	تاریخ و جوفه ستان
میزدین درهای ملک شد	بید و هم بر شده بر کشت

زبیب درون سبستان احمد شاه

تغلق فصل بند و سبستان

بشارت هر شهر و کشور دهند	بفرمود هر سوخته در دهند
ببرود آب شمشیر و در	بگرفت شاه در دین نوز
کجا تا ببار کشتن تا بدوی	بشیر آب شاه فرخنده جوی
درین بکنند مای خوشم	بگرفته بر قیبت عدل داشت
در مای شاه جهان برداشت	بهر حال که بری درین کشور است
مرا بگشت بر مای به از آن	درین شهر و کشور بهر جا جوان
بجهت بند شده خون و برون	بهر مای کی بغلق سهر زده

توحید پارسی عزاسمه

کندا ابتدا نامہ کارا گہساں	بنام خداوندی ہر دو جہاں	۱۹۲ F.۳
درا انجام کارش سر انجام شد	ہر اں نامہ کا خازن نام شد	۲
بوزش کزاں خام تر خام نیست	لہر خامہ کاں نامہ سر نامہ نیست	۳
کندر بر سر نامہ نامش رقم	مہندس ہاں بچو گیر و قلم	۴
گیر و جہاں ہتھکون اینست	انہاں نامہ گرا قلمش شہینست	۵
کے در ولی خود نہانی قیاس	ہی گیرے ہر و اینز دشنامسن	۶
چو گیر ہی قلم چون نیاید بیاد	کے کو تیار قلم دست داد	۷
بروسے ورق خامہ ناتھاں	خدا بخو کہ از حکیم او شد رواں	۸
بر آرزو زنی بر صیفہ مرید	و گرنے چہ قدرت کہ دست و پیر	۹
سواد و بیاض جہاں گشت نفاش	ہم از جنبش نوک کلب قفاش	۱۰
ہمہ چیز ازو در وجود آمدست	ہمہ خالق ہر وجود آمدست	۱۱
نگویم دو عالم کہ ہزار ہزار	ز حکمت بخشش رفکر و آشکار	۱۲
رداق سپہر و بساط زمین	و گر خواستے صد ہزار اینچنین	۱۳
ابا تبسم و مرغزار آمدے	بیک دم زدن آشکار آمدے	۱۴
جہاں را بر ایں ساں کہ فرود شد	و نے جگتس چوں چہیں بود شد	۱۵
دو بارغ گرانسایہ افکن زمین	چو کن گفتت تقدیر شد کار کن	۱۶ F.۱۵
در وہم خس و خوار وہم بار و گل	یکے توشہ بر وہ ز اہل سبل	۱۷
جزا خانہ جہد و اہمساں نا	یکے گفتہ پیلہئی اعمال نا	۱۸
یکے ماور و عیش و دیگر بدارغ	در وہنت آتش کہ وہنت بارغ	۱۹
دو آتش گہ آتش پرستاں روند	چو مرغان بستاں بہ بستاں روند	۲۰

خود را درین ره گذر گاہ نیست	۲۱۰	کنند ہر چہ خواہد کس آگاہ نیست
چہ قدرت کہ در قدرتش ہم زند	۲۲	حکیمان درین راہ نعل فلکند
چو پروانہ بود ند پر سوختند	۲۳	بے شمع ز آتش برافروختند
گسے رام ایں دجلہ پایاب شد	۲۴	چہ خونہا کزین جست و جواب شد

بتاثر تقدیر رب اعظم	۲۵	شنیدم کہ روزی بروزی قدیم
بے مورازاں بند رفتن ببرد	۲۶	یکے بر پئے مار پے می سپرد
بزد بر سر مار چوبے سہ چار	۲۷	چو شد خواجہ تندر و نژد مار
دو شد زندہ کرے کہ در چوب بود	۲۸	چو بشکست چوبے کہ سر کوب بود
زمانے بر آمد ز ہر دو و مار	۲۹	گزید آنگہ آن خواجہ راختہ مار
سزدگر برد خواجہ در قہر بود	۳۰	خرد گفت چوں مار پڑ زہر بود
رواست از بجاں بردش پد فتر	۳۱	وزاں زخم کر خواجہ آن مار خورد
کہ در راہ مارا فلکی سر نہاد	۳۲	یکے گفت از اورد مسکین چہ زاد
چہ آمد کہ جاں داد ہنگام کوب	۳۳	وزاں کرم آسودہ در مغز چوب
بی بینی ہماں کت نہا بند بس	۳۴	چو در بینی اسے تیز میں ہر نفس
چہ سود وزیاں آید از ہر خے	۳۵	چہ دانی کہ بر ہر کس و نا کے
ہماں خس چشم دگر کردہ دلخ	۳۶	یکے از خے کرد روشن چراغ
گئے نوش دگر نیش از و شد پدید	۳۷	خدا کے کہ سود زیاں آفرید
ہمویشش در کام ماراں نہاد	۳۸	ہم مور را کام از نیش داد

۳۹ کسے را پھ زہرہ در پین ما چرا کہ گوید حدیثے بچوں و چرا

۳۰	ہم چہ چیز را خدا نراں آفرید	کہ مقدار زہرہ جو ہر آید پدید
۳۱	بہر سینہ بہاد خوف درجا	کہ این دل خراش آمد آں جانورا
۳۲	بہشت و جہنم میا از دست	ہمہ مومن و کفر پیدا از دست
۳۳	فراز آفرید و نشیب آفرید	بریں خاک نہ دخمہ عالی کشید
۳۴	گناہ و عبادت عذاب و کرم	حیات و ممات و وجود و عدم
۳۵	شب و روز و مہر و صبح و شام	گل و خار و کوہ و کبر و صید و دام
۳۶	ہماں آتش و آب و ہم خاک و باد	ہماں درد و درمان و ہم ظلم و داد
۳۷	چہ زیبا چہ زشت و چہ پری چہ دیو	چہ درویش مسکین چہ گہاں خدیو
۳۸	زما شیر عکس بدل ہر یہ ہست	سرے کو کہ از زیر چو گانش رست
۳۹	ہمہ یک بیک زیر فرمان اوست	چہ ادب پار و دشمن چہ اقبال دوست
۴۰	و گرد و ستے را کند پاسے بند	و گرد و شمنے را کند سر بسند
۵۱ F. ۱۶	ہمہ محض داد است پیدا نیست	و گرمی کشد جائے فریاد نیست
۵۲	یکے راز دوزخ برد و رہشت	یکے راز کعبہ کشد در کنشت
۵۳	جز او کس نداند کہ یک مشت خاک	چرا کہ با وجہ نست کہ درم خاک
۵۴	نہر آن قطرہ آبی کہ ریزد ہوا	ہر آن ذرہ خاکے کہ گیرد تما
۵۵	بود قازن رزق جاں آدرے	موکل برو نیز فرماں برے
۵۶	گہے خاک را زندہ دار و آب	کند گہ ہم آرز آب گیتی خواب
۵۷	ہمہ عاجزیم اد چو راند قصا	چہ بر اولیا و چہ برا نبیا
۵۸	کسے را ورین پایگہ دست نیست	و گنست جز عاجزی ہست نیست

پوئیک ششہ سر سرنی بود سر	۵۹	ز تقدیر او ہر دو عالم نگر
سر ششہ زین ششہ چنگ	۶۰	بے جہت وہم نگر بیج
سر ششہ گم وید پابند ماند	۶۱	ہم ہنر بر ششہ سراغند ماند
عقولی از جانین ز خیر دست	۶۲	نگرا ز مو الید تقدیر اوست
بدانی ز داتا و مینا کے نورس	۶۳	جہاں بہ کہ ہر چیز کا یہ پیش
بدمانی از صحبت عاقلان	۶۴	و گرنے تبرسم کہ چوں عاقلان
نوازش انان شاو عاجز نواز	۶۵	ز پانڈ مشس و مجز و خدو نیاز
ہو بود و باشد ہو ہست و ہما	۶۶	تا ندر ما بر کے حال کس

یکے قطرہ آد زدیاسے گن	۶۷	جہاں سر بسر از نو و تا کہن
چو قطرہ آب یک ذر خاک	۶۸	ازاں قطرہ شدا ز سکتا تاک
چہ چیز است او مروا ہنر شناس	۶۹	از درج مسکوں بقدر و قیاس
کہ گوید شناس زہو بو الفضول	۷۰	درد آوی را چہ عرض و چہ طول
ز فکرش بدل آتے در گرفت	۷۱	عشامی جادل قلم بر گرفت
کہ چوں راندا سنا سبکیارگی	۷۲	ز حیرت فروماند یکبارگی
بجا آورد حق توحید حق	۷۳	نہ دوسے کہ اندر کشتین و بقا
نویسد کہ واما نذا ز گفت و گو	۷۴	نہ قدرت کہ سر نامہ بے نام او
شکست آورد گرد ہنگامہ را	۷۵	کند گز تا مشس تہی نامہ را
سپر قولی پیشیناں سائتہ	۷۶	ضرورت کے تیغ غذاختہ
چو توحید پاک است نگویم مقیم	۷۷	فرو گفت انیں چنبیتے سلیم

۷۸	چہ دہانم میں ہیں نامہ کہ دم سیاہ	کہ نزدشش عبادت بود یا گناہ
۷۹	خدا یا پوتویش دادی تخت	زبانم بہ تحقیق گرداں درست
۸۰	کہ ہیں نامہ خوش خوش پاپاں برم	بنام تو زین کو جبکہ بگذرم
۸۱	دراں دم کہ یک جرمہ باقی بود	ہماں بہ کہ ذکر تو ساقی بود
۸۲	چو خشم پیام ز این خاک را	شفیع کن آن سیدی پاک را

نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۳	محمد کہ مقصود عالم ہوس	گرامی تر از نوح و آدم ہوس
۸۴	نخستین گل گلشن کائنات	کہ بشگفت از باد صبح نجات
۸۵	شب خلقت از نور ادا و رحمت	با صحاب تحقیق روشش عزت
۸۶	ہم از نور او صبح خلقت دید	ہم از خلق او باد رحمت وزید
۸۷	شد از نقل اجاز کامل نصاب	شہنشاہ اعلم فقر کس خطاب
۸۸	حنایت کن فوج افلاکیاں	شفاعت کن زمرہ خاکیاں
۸۹	شوا تبیا زبدہ کایات	کہ باشد جہاں را طغیانش نجات
۹۰	ہوئے کہ نفسی زنت انبیا	ہموائستی گوید از ہوس و ما
۹۱	ہم ہوس مقصود از آن دایں	دگر نے ہیباست آسمان زمین
۹۲	کس این راز خود چوں تو آمد نہفت	کہ خود گفت ایزد چو لولاک گفت
۹۳	ملا یک ہمہ دخیسل فوج او	مگر زشت از ہمہ علویاں امرج او

۱۳۱	رسیلا از در فضیل عیاض	کہ شد تازہ از بوسے خلتش بیاض
۱۳۲	وزوخرقہ بر پورا دم رسید	ملک داراں علقہ در بر کشید
۱۳۳	ازویافت آن خواجہ مرعشی	حدیقہ بعد فرحت و دلخوشی
۱۳۴	پس آنگہ بصدق ارادت بود	بیسرہ کہ تعریفش از بصرہ بود
۱۳۵	ہذاں پس خواجہ ملوکس عوب	بدینور نسبت کند در نسب
۱۳۶	وزوخواجہ اسحاق چینی نژاد	بر در کشید آن باکس مراد
۱۳۷	پس آن خرقہ بواجہ چشت یافت	کہ در شش برشت و ملائک یافت
۱۳۸	محمد کہ ادنی از چشت بود	ز سودا و خوش کرد انراں مایہ سود
۱۳۹	وزویو شرف آن پیر چشتی گرفت	چو در شش ہوائے بہشتی گرفت
۱۴۰	وزویافت اس قطب چشتی برشت	کہ بود است سود و دو مقبول چشت
۱۴۱	وزویافت آن شرف الدین شرف	کہ شد رندی نسبت آن جریف
۱۴۲	وزویافت ہارونی عثمان بہر	ورآورد آن خلعت خوش بہر
۱۴۳	وزو در بر آن خرقہ حمدے بعید	معین الدین آن پیر منجری کشید
۱۴۴	وزویافت اس قطب دین بختیار	کہ ادیشی دکاکیش خواند دیار
۱۴۵	وزو کرد در بر بلاؤ ملک	فرید الحق آن شاہ ملک سلوک
۱۴۶	وزویافتہ خواجہ انطام	بعد عزت آن خلعت احترام
۱۴۷	پس آن خواجہ برہان دین غریب	چو گرفت آن خرقہ کامل نصیب
۱۴۸	بزین الحق آن پیر چادہ داد	کہ داند ہمو داد سجادہ داد
۱۴۹	زہے خرقہ کلاں در بر ایں کرام	رسیلا از محمد علیہ السلام
۱۵۰	ہرکے دل کراں خرقہ بوجہ گرفت	و د عالم بیک تار مویے گرفت

شیر دل خسرو نیک نام	۱۵۱	از ان خرقہ دارو نیچے تمام
کز و تازہ شد عہد اسفندیار	۱۵۲	سرافرازد دوران یک کامگار
ز عدش ہوا ہی جہاں معتدل	۱۵۳	بہ پیش زبیدا دوران خجیل
روان ملا یک از و تازہ گشت	۱۵۴	چو از تہ فلک میت عدش گذشت
کند سر کشان جہاں ردا سیر	۱۵۵	جہاں بخت شاپہ کہ از لے پیر
ظفر پیش رونق شد ہریش	۱۵۶	بہر سو کہ خمیہ زودہ شکرش
فلک کرد در دم ز گردن جدا	۱۵۷	سرو را کہ او خواست از تن جدا
کشید آسماں گردش در دوال	۱۵۸	تے نا کہ او کرد قید خیال
بہ فیروز جنگی نشانہ شدہ	۱۵۹	بہر دورنگی یگانہ شدہ
کہ آسودہ در عہد او داد خواہ	۱۶۰	علاؤ الدین آن شاہ گیتی پناہ
از ان کنیتش بود المنظر شدت	۱۶۱	ظفر خان ز صلبش مقرر شدت
کہ ہم بہمنی است و ہم بہمن است	۱۶۲	دو صد لشکر از قوت کیتن است
فلک راز احساں پر آوازہ کرد	۱۶۳	جہاں را بہ داد و دہش تازہ کرد
جہاںگیر تر تیغش از آفتاب	۱۶۴	محبوب جہاں شد سپاہش چو آب
تو راں در افراسیاب انچہ کرد	۱۶۵	از ایرانیان ہر چہ زاد از نبرد
بگیتی ز نوشیروان ہر چہ ماند	۱۶۶	فریدوں ز داد و دہش ہر چہ راند
شکوہے کہ در نام کاوس بود	۱۶۷	فتوحے کہ در تیغ کاوس بود
زمین بہ ارض زمین ہر چہ زاد	۱۶۸	بہ مازندران انچہ رستم کشاد
بجام آج کین خسرو نبود	۱۶۹	سخن کاں سکندر ز ہاتف شنید
ز کو در ز گو آج زادار شکفت	۱۷۰	ہنر کاں ز رستم سیاوش گرفت
بہمت زد ہر آنچہ حاتم ببرد	۱۷۱	ہر آن بے کہ در کار باجم نشرد
بہ ہندو بہ چین و برنگ و برس	۱۷۲	ہاں فتح اسکندر فیلقوس
دل بہمن وزور اسفندیار	۱۷۳	بہنگام کین جستن و کار زار

دولے دین احمد زیادت برآں	ہم ہست در شاہ آخ زماں	۱۶۳
کہ بر دست صفاک وادایں دیار	اگر کرو بیدادے روزگار	۱۶۵
بر آورد گرد از تن خاکسیاں	ز پامال افواج صفاکیاں	۱۶۶
بر آمد ز مومن بہر سو نفسیہ	پشش ماہ در کشور دیوگیر	۱۶۷
وگر بارہ طوفاں شد اندر جہاں	ز خون مسلمان توحید خواں	۱۶۸
تو بستی بہ پیکار دشمن مکر	دراں حالت اسے خسرو نامور	۱۶۹
سراز گردن خصم کردی جدا	کشیدی یکے تیغ چوں اژدہا	۱۷۰
بہ کردی ہمہ شکر شش پانچال	بہ نیزہ نہادی سر بر سگال	۱۷۱
رہانیدی از ظلم اسلیم را	جہاندی از جوہر اسلیم را	۱۷۲
تو آزاد کردی گروہاں گروہ	اسیران دشت و اسیران کوہ	۱۷۳
کہ امیں زباں شکر گویم ترا	بدیں دست گیری خلق خدا	۱۷۴
سرایم ہمیں مدحت شاہ دبس	مگر آنکہ تا جہاں بود ہر نفس	۱۷۵
سخن جز بہ مدحت بود تار و	ازیں پس جہاں را جہاں خسروا	۱۷۶
خصوصاً کہ بر مرد صاحب کلام	شکستے تو شد فرض بر خاص عام	۱۷۷
دعایت رو در زباں نا گرفت	خرد مند چوں دست بالا گرفت	۱۷۸
اگر جز ثنایت بگوید خطا است	زبان ترا چو طفل از سخن کرد راست	۱۷۹
جہاں بہ ثنایت نوید نخست	چو در خطا شود دست کوک دست	۱۸۰
بگویم اگر شہ و ہد ز نہار	مرا ہست رازی مدیں کار و بار	۱۹۱
ورا وداق شہنامہ شد نقش بند	شنیدم چو فردوسی ہو شمنند	۱۹۲
مدیافت از روضہ مصطفیٰ	پس از یاری حضرت کبریا	۱۹۳

۱۹۲	چو بان خود در آمد به گفت و شنید	لبے یاری از شاہ غزنیں رسید
۱۹۵	شب و روز محمود از حال او	بکروے بعد از زوجت و جو
۱۹۶	بہ ہر کھلے پاس دلش داشتے	دشمن یک زمان نیز نگذاشتے
۱۹۷	چو فردوسی این روز با زاریافت	دل شاہ مہر دورین کاریافت
۱۹۸	بہ صد خورمی خامہ را بر گرفت	رو کندن کان گوہر گرفت
۱۹۹	تواریخ ایران و توران نخست	زہ پیران تاریخ داں با قبست
۲۰۰	نہانی کیے مجھے ساز کرد	دل خویش با طبع بہمراز کرد
۲۰۱	پس آنگہ کیے نامہ خوش بنشت	بیار است آتشکدہ چون بہشت
۲۰۲	گرد ہے کزاں بوستان گل چنند	بفردوسی اعلیش نسبت کند
۲۰۳	عجب مہر در ملک مقصود زدو	برو سکے از نام محمود زدو
۲۰۴	اگر شہ بفردوسی تیز ہوش	ہم از رائے آن صاحب فرود گشت
۲۰۵	بدا از خزانہ زریہ سیل بار	ہم آفرشد اندر جہاں شمسار
۲۰۶	شنیدم کزاں نامہ مقصودے	ز درگاہ شہ بود اقلیم رے
۲۰۷	چو مقصود شاعر بدامن ندید	فعاغی ترش از عطایش خرید
۲۰۸	نامروز محمود بیستم بجائے	تہ فردوسی آن گنج گوہر کشای
۲۰۹	جہاں نامہ بیستم کہ در روزگار	بماند است از نام شاہ یادگار
۲۱۰	جہاں تاکہ باقی است اند جہاں	پہ شہنامہ باقی است نام شہاں
۲۱۱	رہے ہم زیزواں چو توفیق یافت	ز نعت نبی راہ تحقیق یافت
۲۱۲	کنوں خواہد از این دو کارواں	دل شاہ بر حال خود مہرباں
۲۱۳	اگر لطف شہ دست گیرد مرا	بہ داعی خود پذیرد مرا
۲۱۴	ز تاریخ شاہان ہندوستان	نگارم کیے نامہ چوں بوستان
۲۱۵	موشخ بطغرائے شاہش کنم	بہر کشور آنگاہ راہش کنم

شود منتشر در ہمہ خاص عام	۲۱۶	چہاں نامہ گرد و بنامت تمام
بہ غزنین بر بندش ز ہندوستان	۲۱۷	کشاید تقاعی بنامت جہاں
بداوار دانا کو راز نہاں	۲۱۸	ازیں نامہ اسے خسرو کامراں
نہرے خواہم از شہ نہ دوجہ فطاع	۲۱۹	کہ مقصودین نیست جز اتباع
کہ تا خواستہ ابر نیسان و ہد	۲۲۰	کہ خسرو بخواہند چنداں دہد
کہ اسلام را دخرید از ستم	۲۲۱	و گردید شاہ مظفر چشم
بصدق دل احمد راست کیش	۲۲۲	خدا یا بحق خدائی خویش
بمقصد رساناد مسعودین	۲۲۳	ازیں گفتگو ہست مقصودین
باوقات فرود سی سحر ساز	۲۲۴	بداں دم کہ محمود زو با یاز
در آفاق تا فیض دار و فرار	۲۲۵	ز شہنامہ تا ہست بیتے بکار
جہاندار را داری اندر جہاں	۲۲۶	ابا دین احد تخت کیاں

در شکایت روزگار و اہل او و آستان شاہ گوید

اگر بودے ایدوں کہ امر دہست	۲۲۷	شہا پیش ازیں عالم دون پست
دیریں عالم بے وفا نامور	۲۲۸	نہ گشتے تیکے مرد صاحب ہنر
نہ دیوالے از گفتہ پاستاں	۲۲۹	نہ شہنامہ نے خمسہ گشتے عمیاں
ز غوغای جہاں شہید اشدے	۲۳۰	و گر یک ہنر مند پیدا شدے
بہ بازار ادا صدق تا یاب شد	۲۳۱	در یغا جہاں جملہ قلاب شد
کز اہل سخن راستی خاستہ است	۲۳۲	ہمیں یک سخن و جہاں راست
ہمیں ہست بس ذوفنون تہا	۲۳۳	کسے را کہ امروز جنبد تر باں
دہر جنگ ثابت نہ بر آشتی	۲۳۴	گروہے بر آئین پاواشتی

بہر جمع زان حرف لافے زتند	۲۳۵	بصد لاپریک حرف حاصل کنند
بشاگردی آرنند استاد را	۲۳۶	برائند از عربده باد را
چو سنگے شوند از بجائے رند	۲۳۷	چو زہری شوند از بکائے رند
مگر کم تمیزان بسیار گوی	۲۳۸	نماندہ دریں عالم عیب جوی
بزندان سر و اس حرف صواب	۲۳۹	زکرت طبعی خود بہر فصل و باب
رقمہائے شاکت تیرا حک کنند	۲۴۰	بایات بے شک رواں شک کنند
نہ از ہیج وزنے درایشاں اثر	۲۴۱	ندارند از لفظ و معنی خبر
وگر کس نصیحت کند نشوند	۲۴۲	تکلم در نظامی و خسرو شوند
کہ این را بگویند نا در خود است	۲۴۳	کہ آترا بگویند ازین بہتر است
ہمیں خود پرستیدن از غافل است	۲۴۴	بزدیک خود ہر کیے بوعلی است
پدید آید از دہر ناداں پسند	۲۴۵	اگر بعد دورے کیے ہوشمند
بزخم زباں گو ہر شش بشکند	۲۴۶	بصد عربدہ و قتلش ابر کنند
ہنر مائی دانا بماند نہساں	۲۴۷	ضرورت ز غوغائی میں ابلہاں
چہ خوش گفت چون وقت ویکشا	۲۴۸	ہماں گنج پیمائے گنجہ نژاد
تیارم بروں تا بخوید کسے	۲۴۹	مشایخ گرانمایہ دارم بے
بدیں کا سدی درنشاید فرخت	۲۵۰	خریدار دُرچوں صدف دیدہ دو
کند جوہری مہر درج گہر	۲۵۱	چو بازار باشد پراز شیشہ گر
بجز ترک صحبت نہ بیم گزیرا	۲۵۲	ازیں خیرہ چشمان تیرہ ضمیر
کہ مہمان میں کشورم چہ نہاد	۲۵۳	بسازم کیے خلوتے چہ نہ گاہ
بہ ہند و ستاں ماندہ ام شہر بند	۲۵۴	گزدکان میں نامہ شہ پسند
عرا بہت در سر ہوائے دگر	۲۵۵	سفر دازم اندر سراسے دگر
دہم جاں دریاں رہ کہ جاں پرور است	۲۵۶	نہم سروریاں کار کاں در سر است

سبک بشکنم گرم ہنگامہ مرا	۲۵۷	پاپایاں رسا نم چوں این نامہ مرا
کہ شد عزم کوچ مرا راہ گیر	۲۵۸	در تمام این نامہ دلپذیر
مدد خواہسم از حضرت شہر پارہ	۲۵۹	بس از حضرت توفیق پرور و نگار

در تنبیہ و روش سلوک گوید

زست اعتقادی فردا ندہ ام	۲۶۰	دریں تڑو کہ در گفتگو مانده ام
دریں مزرعہ دانہ خور آدمیم	۲۶۱	چو مرغیاں دریں مرغزار آدیم
بہ نقد بہشتش روانے خرید	۲۶۲	چہ دانہ کہ آدم چو ایں دانہ دید
چنین دانہ بر ما نگر دو حسرتیم	۲۶۳	اگر طاعتش را کس نم التزام
بکفران نعمت رعایت کنیم	۲۶۴	بہما شکر واجب شکایت کنیم
بجواں گریم سلوئی دین استغینز	۲۶۵	نہا شیم خزند از ایچ چیز
ہمہ سال زیں ساں گرفتیم خو	۲۶۶	بگوئیم کوثرہ و ترب کو
ہمی باشش شاگرد و پیش شاہ	۲۶۷	عصاف شب و روز بیگاہ گاہ
ز نسیل درویش ہر دو جہاں	۲۶۸	ز خان شہاں ہی طلب ریزہ ناں
ربا بندہ می باش از خاص و عام	۲۶۹	چو ناموسیاں چندا زیں رنگ نام
اوب گے یا موز از بے ادب	۲۷۰	زیر ادب گے او بے طلب
وزیں ہر چہ نیکو نیاید مکن	۲۷۱	ترا ہر چہ گفت ہن نشاید مکن
پپائے تجارت جہاں می لورد	۲۷۲	زمن نیستی گرد عسالم بگرد
بہر دم ز اسرار گنجت دہند	۲۷۳	کہ در ہر قدم مزد رنجت دہند
یکے بند بر پائے شہوت نہی	۲۷۴	سز و پا چو بیرون خلوت نہی

شوی شاد در غم خمیں در طرب	۲۷۵	یہ بندی دو گوش و دو چشم و دو لب
بخونی بجز منج در هیچ روی	۲۷۶	نہ گوئی بجز ذکر و در هیچ کوسے
زباں تیز زاید خطر و خطر	۲۷۷	و گرنے خطر ہا است در ہر خطر
کہ آساں در آئی بہا زند راں	۲۷۸	تو با ہوش گنڈا زیں مفتخو اں
بمقصد رسی و شوی کامگار	۲۷۹	کنی گردیں راہ کنج اختیار
ترا گرداں راہ گشتن خطا است	۲۸۰	زرا ہے کہ دور رفتی از راہ راست
چو بیوہ زناں چند در کلبہ جای	۲۸۱	چو مرداں کیے گرد گیتی بر آئی
زہر سہ تھے چاشنی کن ملے	۲۸۲	زہر گلشنے گیسے تازہ گلے
کہ ریزد بجام تو دنیا و دیں	۲۸۳	مگر با حریفے شوی ہم نشین
کنڈا طرت میل خلوت بکوبہ	۲۸۴	دگر آئی از اہل صحبت ستوہ
کہ تاجاں بود زو نیامی پروں	۲۸۵	کیے خلوتے کن بخاطر دروں
کہ وایم مقیم و مسافر شوی	۲۸۶	عجب نے گرایوں دریں مادی
تو در خلوت و پائے در رہ بود	۲۸۷	ترا خلوتے ہر گزر گے بود
بہ بینی ہمیں منج دادا ریس	۲۸۸	چپ راست زبرد زہر پیشین پس

در فضیلت سخن و فضائل سخنور گوید

کہ گاہ بیانست ہر یک شگرف	۲۸۹	سخن ہیں کہ ترکیب شد از سر جوف
خرد بردشش با خراج آمدت	۲۹۰	سرخ رازیں تاکہ تاج آمدت
شد از قاف تا قاف گاہ سخنوں	۲۹۱	کہ تاز غالبست شاہ سخنوں
زنوں تانہوں در تہ پاؤ آمدت	۲۹۲	زنوں تار کا پ فلک سا آمدت
وذاں پس بتا شیر تعلیل کن	۲۹۳	شنیدم سخا بود اول سخن
قصا آخر کن بجایش نہیاد	۲۹۴	ز نقش سخا حرف علت قناد
کہ آمد سخن در دریا سے کن	۲۹۵	شنیدم ز اہل سخن این سخن

وزو در شرف شدیم آن ہم این	سخن آمد از آسماں بر زمیں	۲۹۶
ز انسان و حیوان ہم او فارق است	سخن کہ زبان خردناطی است	۲۹۷
شد از یادہ گفتن زگادان نبرد	و گرنہ بے مردم یاد و گو	۲۹۸
چہ داند کس ہر سن ست یا سرش	چو گادار بود مرد نادان غموش	۲۹۹
نہ از مرد نادان ہزاران دعا	زدانامرا بے کیے ناسزا	۳۰۰
ہمان است دل آن گرا گل است	و لے را کہ ذوق سخن حاصل است	۳۰۱
سخن سچ منجیدہ دیگر بود	جہانے اگر بر سخن نور بود	۳۰۲
بچوگان معنی ہر ذہن	سخن گوئی چالاک گوئے سخن	۳۰۳
ہمیں طبع موزوں ست دیگر بہت	اگر جانو اندر جہاں کیسا است	۳۰۴
ہفتہ بہر طبع چالاک داں	و رآب حیاتیت در خاکداں	۳۰۵
ہمیں نظم خوش ہست و دیگر وبال	و گرد جہان است سحر حلال	۳۰۶
ہمیں در زبان سخن آوراں ست	فونے مجرب گر اندر جہاں ست	۳۰۷
چہ موزوں تراست نظم از خوشتر ست	خرد را اگر نثر خوش و خوشتر ست	۳۰۸
سخن گفتنش تا ملائم بود	سخن گوئی تا حقی و قائم بود	۳۰۹
شود قیمتی ہر چو در مستقیم	سخن چوں سخن گوئے گرد رسم	۳۱۰
کیے دل نواز ست کیے جان نواز ست	عزل گر چہ از عشق چہ از ناست	۳۱۱
کہ جہ مصرایح او بارومی ست	دل و جان من مست ہر شوی ست	۳۱۲
دو عالم کہ بند و میان و حروف	بجز شتوی بر طریق شکر	۳۱۳
بہ شعرے کیے یا سہ مطلع خوشگوار	گر وہے کہ دشاعی دم زند	۳۱۴
تیار دہیں باب داتا شکے	غزل را نسا زند آلا کیے	۳۱۵
بود ہر کیے مطلع خوشگوار	و لے گر بود شتوی صد ہزار	۳۱۶
بتاں را در ہم ستو دن توں	خوش آمد و ودحت خسواں	۳۱۷
کہ آید و معنی ہر دو چیز	ز شعر و غزل زان شد این فن عزیز	۳۱۸

۳۱۹	دیریں فن کہ جان پہاڑے نرود	کسے پیشتر از نغمای نرود
۳۲۰	بدرت مردان صاحب ہنر	کہ کس بعد از وہم نیاید دگر

صفت سعادت خواب ویدن

حاجہ نظامی گنجی نور اللہ مرقدہ

۳۲۱	شبے چون شب قدر بل روز عید	ستارہ چو نور شید یک یک بدید
۳۲۲	فلک کردہ در ہای امید باز	تغنا رکشاوہ ددگان نیاز
۳۲۳	ہمہ بے دلاں جان نویافتہ	نہ چشمان شان خواب بستافتہ
۳۲۴	ہمہ بستر عاشقان غرق آب	بعد ناز خوابان نازک بخواب
۳۲۵	اگر عاشقی دل وہ و جان باز	چہ اندر حقیقت چہ اندر محباز
۳۲۶	چو رفتی قدم داری از نردبان	بدیکر قدم نیز رفتن توان
۳۲۷	وگر ہر دو خواہی کہ یکدم روی	سلامت ازین نردبان کم روی
۳۲۸	تومی سنج جان در تر از وی عشق	کہ خود راست آئی چون گد عشق
۳۲۹	سخن ترک سخن تا کجا تا خستم	کجا بود مہرہ کجا با خستم
۳۳۰	زاوصاف آن شب فتادم کجا	کہ دانا دم از گفتن صاحب
۳۳۱	زہو شب کہ از زیب چون جہاں	بے بود خوشتر ز روز وصال
۳۳۲	فلک را بہر شام ورا انتظار	زیکس دیدہ گرد و ہزاراں ہزار
۳۳۳	کہ آن شب مگر پیدای شام را	رہانند ز رویہ ایام را
۳۳۴	سن آن شب یکے مجلسے کرد ساز	حریم دل بست و ساتی بنساز
۳۳۵	دل از ہر دو عالم بہر داخستہ	نیایش گری در وہاں سلامتہ
۳۳۶	کہ یارب گناہن از حد گذشت	ہاں دو دو آہم ز فرقد گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کہ خوش می پر در ہوا کے گناہ	ندائیم چہ مرغم دریں دامگاہ	۳۳۶
نیامد ز من ایچ کار درست	بے توبہ کردم شکستہ سخت	۳۳۸
شکستہ تر از تو ہماچی خودم	کنوں عاجز از دست نفس بدم	۳۳۹
شود آتشیں جلد جزا کے خاک	براہل عذاب ارجہ اندر سفاک	۳۴۰
بود خواب گاہم بہنگام خواب	زیمنے کہ باشد سزائے عذاب	۳۴۱
ز خاکم کندشش عذابے شدید	ور از آتش آید گناہے پدید	۳۴۲
کہ امید بست از دم بار خویش	چناں در ہر اسم ز کردار خویش	۳۴۳
جو ابے جزا قرارے تقصیر حیثیت	چو پرسندم از کار تدبیر حیثیت	۳۴۴
ہنوزم امید از دیو کبر یاست	ولیکن چو دیکان بخون درجاست	۳۴۵
پذیرندہ عذوبہر خاص و عام	خدایا تو ہستی پر صبح و شام	۳۴۶
کہ ہماچی خود را فرزوں تر شمار	گناہم فرزوں شد گرد ہر شمار	۳۴۷
روائیم تو بر نفس فیروز کن	تو آہ مرا صحیت سوز کن	۳۴۸
وزاں حال جز حق کم آگہ کے	در آں شب مناجات کوم سے	۳۴۹
زباں ناطق اللہ اشد بساند	بزار می دو چشم سے خون فشاند	۳۵۰
لم بود بادیدہ ہمدم ہنوز	چو نیچے گذشت آں شب دل فرزد	۳۵۱
سوائے جاہدہ خوابم رہودن گرفت	ذراں پس دو چشم نمودن گرفت	۳۵۲
چو بستم نظر از سیاہ و سپید	ببائیں نہادم سرے با امید	۳۵۳
سنور ترا رخسارے آفتاب	یکے میسماں خاندویدم خواب	۳۵۴
گرفتہ بہر کینج کینجے قسداں	مسافر در آمدہ بے شمار	۳۵۵
نشستہ در و مردمان رو برد	بگشتم در راں خانہ ہر جا رسو	۳۵۶
کہ با او ہر آرم زمانے نفس	نشد خاطر م بایل ایچ نفس	۳۵۷
بر آئین مردان بیدار مغز	چو بسیار گشتم در راں جاوے لغز	۳۵۸
زد پیش عیاں جملہ سیلے ہوش	یکے پر دیدم نشستہ خموش	۳۵۹
علیکے شنیدم رفتے تمام	رفتہ پیشش گفتم سلام	۳۶۰
چو فرمودہ پیشش نشستم رواں	ستادم بتعظیم ادیک زمان	۳۶۱

۳۶۲	زمانے پوزیں ماجرا درگذشت	۳۶۲	نہ از دے نہ از من سخن نزادہ گشت
۳۶۳	من آنگہ کشادم زباں با ادب	۳۶۳	ز صبحے بہر سپیدم اسرار شب
۳۶۴	کہ پیرا چہ نامی کدای کسی	۳۶۴	دریں مرحلہ از کبامی رسی
۳۶۵	چو بخت خندید گفت ای جوان	۳۶۵	چو سید ایم چند پر سی نشاں
۳۶۶	شب دروز با تو منم ہنہشیں	۳۶۶	بندیش درخبا طر خود یہیں
۳۶۷	کہ روز و شبیت بونس و یار کیست	۳۶۷	بہر غم ترا یار و غمخوار کیست
۳۶۸	بارشاد آں پیرا آموزگار	۳۶۸	چو اندیشہ کروم دریاں روزگار
۳۶۹	پس از خمسہ اوقات در دورود	۳۶۹	جز از خمسہ اوقات من خوش بود
۳۷۰	ندام کہ آں پیر غنہ سرشت	۳۷۰	دریاں وقت کا بیات خمسہ نبشت
۳۷۱	سرخامہ راتا چہ نیرنگ داد	۳۷۱	کہ در ہر قسم گنج سحرے نہاد
۳۷۲	ز باخش کلید دیو ہر فنے	۳۷۲	دلش آمد اسرار را مخزنے
۳۷۳	ز شیریں زبانی بکلی سخن	۳۷۳	چو از خسروے نامداژ ملک کن
۳۷۴	چو لیلی سخنما شس موزوں شدہ	۳۷۴	براں لیلی آفاق مجنوں شدہ
۳۷۵	تکم جوں پئے ہفت پیکر گرفت	۳۷۵	چو ہرام ہر ہفت کشور گرفت
۳۷۶	یکے نازہ خوش نبشت از دوی	۳۷۶	موج بطنغراسے اسکندی
۳۷۷	گر آں نامہ دیدی سکندر پنجاب	۳۷۷	سوئے آب چواں نکر دی شباب
۳۷۸	چو دریا فتم آں کنایت کہ رفت	۳۷۸	بعذر آدم زراں جنابت کہ رفت
۳۷۹	باخانہ ستم سر فگندم بیانی	۳۷۹	بگنتم کہ لے پیر مشکل کشائی
۳۸۰	گرت زود زناخت این تابعیر	۳۸۰	بدیں ناسپاسی تو عذم پذیر
۳۸۱	پس آنگہ سرم را ز پابر گرفت	۳۸۱	طریق کرمانہ از سر گرفت
۳۸۲	سرم را در آور داند رکنار	۳۸۲	بگفتا کہ بادی چوسن کا مگار
۳۸۳	ازیں خورمی خوابم از سر برفت	۳۸۳	بہ بیداریم از سر افسر برفت
۳۸۴	نظر جوں کشادم شدم از حرفت	۳۸۴	نہ مجلس سجایا نستم نے حرین
۳۸۵	بے ریزم از دیدار چو آب	۳۸۵	شعبے آں چناں شب پیچم بخواب
۳۸۶	پس آنگہ بشارت پیش ساختم	۳۸۶	بہاں خمسہ را پیش انداختم

۳۸۷ چوشغولِ نظمِ نظامی شدم بصد عصمت اینک عصای شدم

در سبب نظمِ این کتاب گوید

زوریا طلبگارِ ساحلِ شدم	۳۸۸	من دولِ شے برودیکدل شدم	۳۸۸
چہ تدبیرِ ساحلِ گرفتنِ توں	۳۸۹	ازین بحرِ عم کس کم آمد کراں	۳۸۹
جہاں چہ نظمِ این جہاں کم خوری	۳۹۰	دلم گفت کاخر جہاں عم خوری	۳۹۰
زمن بشنو این پند اگر قابلی	۳۹۱	رہ عاقبت گیر اگر عاقلی	۳۹۱
سیا ترا بعزمِ حرم سخت بند	۳۹۲	نخستین زہند دستانِ رخت بند	۳۹۲
کزاں رہ حقیقت رہی از مجاز	۳۹۳	خراماں نہ سر برادِ حجاز	۳۹۳
جو ارج در آمد بفرمانِ من	۳۹۴	ز گفتارِ دل تازہ شد جانِ من	۳۹۴
سوے کعبہ گروم در اصل پسند	۳۹۵	شدم ساخته تازا قصائے ہند	۳۹۵
بہ قارورہ عزمِ من مستمند	۳۹۶	طبیعتِ بدامانِ من جنگِ زد	۳۹۶
ولادت گہ جدو ابا منی تست	۳۹۷	بگفتا کہ ہند دستانِ بایو تست	۳۹۷
ولیکن درو یادگارے گزار	۳۹۸	سافر شواری شوی زیں دیار	۳۹۸
از ایشان تو نامدی درین کارواں	۳۹۹	چو اجداد تو بر درخت از جہاں	۳۹۹
برو بر پئے ہندو آماے خویش	۴۰۰	چو کردی تو ہم در سفر رائے خویش	۴۰۰
کسم جز تولے طبع پابند نیست	۴۰۱	بگفت مرا بیچِ فرزند نیست	۴۰۱
ہم اگر خانہ آراستن منگرم	۴۰۲	دزیرا پس دزن خواستن منگرم	۴۰۲
پئے دنیِ خوفاؤ شہوتِ دوم	۴۰۳	وگر با کینز سے بہ خلوتِ دوم	۴۰۳
کہا ہے گزیرم ز شیریں بے	۴۰۴	چہاں تند شد بیزرا نم شے	۴۰۴
بہ بندم دل خود بد گیر مہے	۴۰۵	ردم سو کی بازار در ہر مہے	۴۰۵

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۶	بیک ماہ دارم کے سیم بر	مجھے دیگر آرام پر ماسے دیگر
۴۰۷	بداں تا مگر دم اسیر حیاں	پیارے نیایم دریں خشک سال
۴۰۸	خصوصاً دریں دور آخروماں	کہ جز فتنہ کم زاید اندر جہاں
۴۰۹	بتہ سہ یکے زاید آ بستے	چودہ سالہ شد گرد آہرے
۴۱۰	طبیعت چو بر گشت من گوش و آشت	بدور سخن جام خود ہوش داشت
۴۱۱	بگستا کہ فرزند از من بزائی	ازیں کشور آنکہ عزیمت تائی
۴۱۲	بہ بحر عم دارم افزوں صفت	کہ از ہر صفت زائد افزوں غلت
۴۱۳	بہ یک دم بزایم ہزاراں پسر	زہر یکا کے نقرہ و شائستہ تر
۴۱۴	بچائی ہمسہ تا پنج شہر بود	فروزندہ ہر یک چو گوہر بود
۴۱۵	ز گفتم تو گذر کہ آزار مست	وگر بگذری نیز نگذار مست
۴۱۶	من و دل شنیدیم این باجوا	ز تقریبو طبع خزا من کشا
۴۱۷	بگفتم دلا چہیت سو دوائے تو	چہ گویم دریں مشورت رائے تو
۴۱۸	مرادوں چو با طبع و مساز دید	چو من مذہب طبع من برگزید
۴۱۹	من و طبع دل ہر سہ بر خاتم	بجلاوت کے مجلس آرا سیم
۴۲۰	دریں مصلحت بستہ ہر یکا کر	موافق شدہ در ہمہ شبیر و شتر
۴۲۱	کہ یک گنج گوہر بدست آوریم	بہ ہند سس گزاریم و پس بگزیم
۴۲۲	و تم گفت کاسے مرد صاحب ہنر	جہانے ز گفتار تو بہر سہرور
۴۲۳	نخست آنچه گفتم تو از یاد رفت	سو ادود دیوانت بر یاد رفت
۴۲۴	چو شنید طبع من این باجوا	بگفت از زرے شد منم کمیا
۴۲۵	اگر رفت نطقے منم بر قرار	نغمے در غور چونکہ داری کبار
۴۲۶	نجلوت کے مجھے خوش بساز	طلب کن حرفے طبیعت نواز
۴۲۷	کہ گردت بر آید ہر صبح و شام	شود جملہ مظلومت از وی تمام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۲۸ من و دل پانچیم از گفت و گوئی
شب در روز گشتیم در جستجوی
۲۲۹ کہ پانچیم از ازاں گونہ موزوں جویت
کز و گرد آسودہ طبع خریف

در ذکر جمیل قاضی

بہاء الدین حاجب قصہ گوید

ندیدم کیے مرد صاحب صفا	در بیاد میں خشک سال سنا	۲۳۰
کند طبع مجروح را مر ہے	کہ گرد نظر یفاں بر آید وئے	۲۳۱
یہ مطلوب داری ازین جستجوی	بگوید کہ چونی دریں گفت گوئی	۲۳۲
شود کنج پیمانہ کنجہ دروں	اگر صاحب فکر سلسلے فزوں	۲۳۳
نشستہ کنج از پئے چستی	نہ پرسد کسے کا و فلاں کستی	۲۳۴
پئے کرمی داشت در انتظار	مرا طبع من در چنین روزگار	۲۳۵
نظر داشتیم در سپاہ و سپید	کشادم بہر سوئے چشم امید	۲۳۶
در خود می از کہ بکشا یدم	کہ بخت از کد میں طرت آیدم	۲۳۷
رسد در بطف از کد میں طرت	وز وہاں عیش از کد میں طرت	۲۳۸
دریں شب سخن از کہ ترا یدم را	کہ بر کرمی رہ نہ شاید مرا	۲۳۹
کیے قاصد سے باند او اں بگاہ	دریں بردہ ام کز پس یک ماہ	۲۴۰
دعا گفت پس گشت گرد سرم	در آمد بصد خوت می از درم	۲۴۱
کہ جاں پرورد کشامی رسی	بر رسید مش کز کجامی رسی	۲۴۲
طرب کن کزیں پس خدم یار تو	بگفتاں ہم بخت بیدار تو	۲۴۳
ہم بر تو اسے گوہر از جست	بفرمان آن قاضی ہوشمند	۲۴۴
رہائی وہ از اندوہ کا نسیم	بگفتہ بگو نام آں قاضی ہم	۲۴۵
ہمہ تن زبان و دل و چشم و گوش	بگفتاں بہاء الحق آں تیز ہوش	۲۴۶
شہشس حاجب قصہ کردہ خطاب	بہر قصہ چوں دید را یش عوایا	۲۴۷
ہم نظم و نثر شش طبیعت پذیر	جنیش بدر آفتابش ضمیر	۲۴۸